Volume I
No. 8

SP. I-8-76 (E)
250

THE SENATE OF PAKISTAN

DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday, March 9, 1976

CONTENTS

	Pages
Starred Questions and Answers	315
Leave of Absence	337
Adjournment Motion *Re*: Appointment of members of dismissed cabinet as advisers to the Governor of Baluchistan—*Fell through*	338
Adjournment Motion *Re*: Accord of transit facilities by Federal Govenment for trade between Iran and Bharat—*Fell through*...	340
Adjournment Motion *Re*: Rotting of 48 thousand tons of wheat at Karachi Dock—*Ruled out*	340
Annual Reports of the House Building Finance Corporation for the years 1971-72, 1973 and 1973-74—*Laid on the Table of the House*	354
Standing Committee Report *Re*: Employees' Old-Age Benefits Bill, 1976—*Presented*	354
Standing Committee Report *Re*: The Labour Laws (Amendment) Bill, 1976—*Presented*	354
Address from the Chair *Re*: Sarcastic press comments on Mr. Chairman's political career by Nawa-i-waqt—*Apology from Press demanded by the House*	355

PRINTED AT THE MACLAGAN PRESS, CHURCH ROAD, LAHORE

PUBLISHED BY THE MANAGER OF PUBLICATIONS, KARACHI.

Price: Paisa 50

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Tuesday, March 9, 1976

The Senate of Pakistan met in the Senate Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at ten of the clock in the morning, Mr. Chairman (Mr. Habibullah Khan) in the Chair.

(*Recitation from the Holy Quran*)

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman : Now, we take up questions. Question No. 32 by Khawaja Mohammad Safdar.

BIHARI FAMILIES REPATRIATED FROM BANGLADESH

32. ***Khawaja Mohammad Safdar :** Will the Minister of State for Cabinet be pleased to state :

(a) the total number of Bihari families repatriated from Bangladesh, including those repatriated through Nepal ; and

(b) the number of houses built for them up to 31-1-1976 ?

Mr. Makhdoom Zada Mohammad Amin Fahim : (a) 1,50,840 persons (approximately 30,000 families).

(b) Houses are being built only for destitute families numbering 6,435 who are lodged in relief campx. So far 1357 houses have been completed, while 2500 are near completion/under construction.

خواجہ محمد صفدر : ضمنی سوال جناب والا ! میں محترم وزیر صاحب کی توجہ ان کے جواب کے حصہ ''بی'' کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور محترم وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کم و بیش ۴ سال میں ۱۳۹۷ مکانات تعمیر کرائے ہیں جب ۳۰ ہزار خاندان مشرقی پاکستان سے یہاں تشریف لا چکے ہیں تو باقی پونے ۲۹ ہزار خاندانوں کے لئے کب مکان بنیں گے اور کتنی دیر لگے گی ؟

جناب مخدوم زادہ محمد امین فہیم (وزیر مملکت برائے کابینہ) : گورنمنٹ کوشش کر رہی ہے کہ جتنی جلد ممکن ہو مکانات تعمیر کئے جائیں - ابتدائی طور پر کچھ مشکلات پیش آئی تھیں جن کی وجہ سے تاخیر ہوئی -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : محترم وزیر مملکت عزت مآب یہ بیان فرمائیں گے کہ کیا وقت معینہ میں ان تمام افراد کو آباد کرنے کی کوشش کی جائے گی ؟

جناب مخدوم زادہ محمد امین فہیم : میں نے عرض کیا ہے کہ ہماری کوشش ہے کہ یہ کام جلد از جلد ہو - ابھی وقت معینہ کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا اپنے ڈیپارٹمنٹ سے ڈسکس کرکے پھر بتا سکتا ہوں کہ فلاں وقت تک یہ کام ہو جائے گا -

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! اگر وزیر مملکت معلومات حاصل کرکے جواب دینا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے جناب چیئرمین ! اگر آپ مناسب تصور فرمائیں تو اس ضمنی سوال کو ڈیفر کر دیں -

جناب چیئرمین : کون سا ضمنی سوال ؟

خواجہ محمد صفدر : مولانا صاحب کا ہے اور اس کے بعد میرا ہے -

جناب چیئرمین : آپ کا ضمنی سوال ہے ؟

خواجہ محمد صفدر : میں ابھی اٹھا ہوں لیکن انہوں نے ایک مسئلے کو چھیڑ دیا ہے - ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اگر وہ اس کا جواب بعد میں دینا چاہتے ہیں تو ہمیں خوشی ہے -

جناب مسعود احمد خان : پوائنٹ آف آرڈر -

جناب چیئرمین : مسٹر مسعود صاحب ، پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں -

جناب مسعود احمد خان : خواجہ صاحب نے ضمنی سوال ''اے اور بی'' دونوں کو ملا کر پوچھا ہے حالانکہ وزیر موصوف یہ کہتے ہیں ۹۰۳۹ جو destitute خاندان ہیں ان کے لئے مکانات تعمیر کئے جا رہے ہیں نہ کہ ۳۰ ہزار خاندانوں کے لئے جو وہاں سے آئے ہیں -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : وہ اس میں لکھا ہوا ہے -

جناب چیئرمین : مولانا صاحب آپ ذرا اپنے سوال کی وضاحت فرمائیں -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : مسعود صاحب ، کا پوائنٹ آف آرڈر تھا اس لئے میں خاموش ہو گیا تھا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا وزیر مملکت صاحب

کے پیش نظر کوئی ایسی اسکیم ہے جس میں حتمی طور پر یہ بات بیان کی گئی ہو
کہ ان destitute افراد کو فلاں وقت تک آباد کر دیا جائے گا ؟

Mr. Chairman : The supplementary question is very short. Is there any scheme in your knowledge under which these houses will be completed by a definite date ?

جناب مخدوم زادہ محمد امین فہیم : ہمارے پاس اسکیم ہے جس کے تحت ہم مکانات بنا رہے ہیں اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جتنی جلد ہو سکے یہ کام ہو جائے گا۔ ابھی ہم کوئی تاریخ نہیں بتا سکتے میں ڈیپارٹمنٹ سے ڈسکس کرکے بتا سکتا ہوں کہ کتنے عرصے میں ہو سکتا ہے۔

جناب چیئرمین : انہوں نے پوچھا ہے کہ کتنے عرصہ میں یہ کام ہو سکتا ہے۔ کیا کوئی عرصہ متعین ہے ؟

جناب مخدوم زادہ محمد امین فہیم : عرصہ مقرر نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : مقرر نہیں ہے یہ جواب آ گیا ''کہ مقرر نہیں ہے''۔

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! وزیر مملکت نے ضمنی سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ ابتدائی طور پر کئی مشکلات اس کام کے راستے میں حائل تھیں۔ کیا وہ یہ بتا سکتے ہیں کہ کون سی مشکلات تھیں ؟

جناب مخدوم زادہ محمد امین فہیم : جناب والا ! میں نے عرض کیا ہے کہ فنانشل پوزیشن کو ٹھیک کرکے اسے عملی صورت دینے میں ذرا وقت لگا ہے۔

خواجہ محمد صفدر : انہوں نے کیا فرمایا ہے ؟

جناب چیئرمین : انہوں نے کہا ہے فنانشل مشکلات تھیں ان کو sort out کرنا ان کا تعین کرنا تھا جی ، حاجی صاحب۔

حاجی سید حسین شاہ : جناب والا ! وزیر موصوف سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ destitute families کو ریلیف فنڈ میں سے کوئی الاؤنس مل رہا ہے یا نہیں ؟

Mr. Chairman : Yes, question No. 33.

PAKISTAN STRANDED IN NEPAL

33. ***Khawaja Mohammad Safdar :** Will the Minister of State for Cabinet be pleased to state :

(a) the number of Pakistanis stranded in Nepal as on 31-1-1976; and

(b) the steps the Government intends to take to repatriate them to Pakistan ?

Mr. Makhdoom Zada Mohammad Amin Fahim : (a) 132.

(b) The matter is under consideration.

خواجہ محمد صفدر : سپلیمنٹری ۔ کیا اس تعداد ۱۳۲ میں صرف رجسٹرڈ repatriate پاکستانی شامل ہیں یا غیر رجسٹرڈ بھی شامل ہیں اور جو لوگ اپنے طور پر مشرقی پاکستان سے بھاگ کر مغربی پاکستان پہنچنے کی غرض سے نیپال پہنچ گئے ہیں وہ بھی شامل ہیں ؟

Mr. Chairman : The hon'ble Senater wants to know whether the figure 132 includes the unregistered repatriates also ?

جناب مخدوم زادہ محمد امین فہیم : جی نہیں ۔

خواجہ محمد صفدر : ان کی تعداد کیا ہے ؟

Mr. Chairman : His supplementary is what is the number of unregistered repatriates ?

Mr. Makhdoom Zada Mohammad Amin Fahim (Minister of State for Cabinet) : Roughly 268.

خواجہ محمد صفدر : در اصل میں نے محترم وزیر صاحب سے یہ پوچھتا تھا کہ

The number of Pakistanis stranded in Nepal as on 31-1-1976.

اس میں رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ سارے شامل ہیں تو انہوں نے جواب نامکمل دیا ہے اس لئے مجھے یہ دوسرا سوال پوچھنا پڑا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جناب وزیر مملکت یہ بتائیں گے کہ اگر ان ۱۳۲ آدمیوں میں وہ دو سو بھی ملا لئے جائیں تو یہ ۳۳۲ بنتے ہیں تو ان کو یہاں لانے میں کیا دقت ہے ؟

جناب مخدوم زادہ محمد امین فہیم : جناب والا ! یہ دونوں گورنمنٹ کی پالیسی کے تحت جو ہیں وہ باقاعدہ چھان بین کرکے لانے پڑتے ہیں حکومت اس سلسلے میں سوچ رہی ہے کہ ہم کیا کر سکتے ہیں بس آگے چل کر یہ مسئلہ ڈیسائڈ ہو جائے گا ۔

خواجہ محمد صفدر : ضمنی سوال جناب والا ! ۱۳۲ افراد کے متعلق وزیر مملکت یہ بتلائیں کہ ان کو لانے میں کیا دقت ہے ؟ باقی کے متعلق تو چھان بین ہو رہی ہے وہ تو پھر دیکھا جائے گا لیکن ان کے متعلق تو چھان بین ہو چکی ہے تو ان کو لانے میں کیا دقت ہے چار سال سے یہاں نہیں آ رہے ؟

جناب مخدوم زادہ محمد امین فہیم : ان کے لئے ٹرانسپورٹ کا ارینجمنٹ کیا جا رہا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر : کب سے ارینجمنٹ کیا جا رہا ہے ہمیں یہ بتایا جائے یہ تو کوئی جواب نہیں ہوا کہ ارینجمنٹ کیا جا رہا ہے یہی تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ چار سال سے کیوں ارینجمنٹ نہیں ہوا اور کب ارینجمنٹ کیا جائے گا ؟

جناب مخدوم زادہ محمد امین فہیم : جناب والا ! چار سال میں بہت سارے لوگ آ چکے ہیں اور جو رہ گئے ہیں ہم ان کے لئے ارینجمنٹ کر رہے ہیں کہ ان کو یہاں لایا جائے ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : ضمنی سوال ۱۳۲ آدمی جن کے متعلق انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ رجسٹرڈ ہیں تو ان کو لانے کا مسئلہ کب سے زیر غور ہے ؟

جناب چیئرمین : یہ ۱۳۲ کو ۔ ۔ ۔

جناب مخدوم زادہ محمد امین فہیم : تاریخ دینے کے لئے مجھے الگ نوٹس دے دیں تو میں فراہم کر دونگا ۔

خواجہ محمد صفدر : بندہ نواز ایک بات بڑی واضح ہے میں نے یہ سوال پوچھا ہے اور میں نے پہلے بھی جناب والا ! کی خدمت میں گزارش کی ہے کہ محترم وزراء صاحبان ۔ ۔ ۔

Malik Mohammad Akhtar (Minister of Law and Parliamentary Affairs): Sir, he is a Minister of State.

خواجہ محمد صفدر : محترم وزراء صاحبان اور ان میں محترم وزراء مملکت بھی شامل ہیں چیلو یہ کے اختیارات خود سنبھالنے کی کوشش کرتے ہیں اور میں نے ہمیشہ اس کے خلاف احتجاج کیا ہے کہ یہ ان کا کام نہیں ہے کہ وہ یہ فیصلہ کریں کہ کوئی ضمنی سوال ان کے جواب سے یا اصل سوال سے نکلتا ہے یہ تو جناب چیئرمین ! آپ کا کام ہے کہ آپ فیصلہ کریں کہ آیا ان کے جواب سے یہ ضمنی سوال پیدا ہوتا ہے یا اصل سوال سے یہ ضمنی سوال پیدا ہوتا ہے یا نہیں کیونکہ وہ نہیں مطالبہ کر سکتے کہ ہمیں نوٹس دیں کیونکہ قواعد اس کے متعلق بالکل واضح ہیں روایات اس کے متعلق بالکل واضح ہیں اور وزیر صاحب آپ سے درخواست کر سکتے ہیں کہ صاحب یہ ضمنی سوال ہمارے جواب یا اصل سوال سے پیدا نہیں ہوتا اور فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے وہ ہمیں فیصلہ سنا دیتے ہیں کہ ہمیں نوٹس چاہیئے تو ہمیں اس میں خاص دقت ہوتی ہے کیونکہ یہ فیصلہ کرنا ان کا کام نہیں ہے اور ایوان کے اس طرف سے اور نہ اس طرف سے کسی کا کام ہے کہ وہ فیصلہ کرے فیصلہ تو جناب کی طرف سے ہونا چاہیئے اس لئے میں یہ درخواست کرونگا کہ وزیر مملکت نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے مجھے اس پر اعتراض ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں fresh نوٹس چاہیئے تو fresh

[Khawaja Mohammad Safdar]

نوٹس اس صورت میں چاہیئے جب یہ ضمنی سوال ہمارے سوال سے یا ان کے جواب سے غیر متعلقہ ہو انہوں نے کہا ہے کہ ۱۳۲ آدمیوں کو لانے کے متعلق ہم سوچ بچار کر رہے ہیں تو میں نے یہ پوچھا ہے کہ سوچ بچار کب سے شروع ہے اور کب تک جاری رہے گی تو وہ کہتے ہیں کہ مجھے fresh نوٹس چاہیئے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ سوال ان کے جواب سے پیدا ہوتا ہے لہذا انہیں جواب دینا چاہیئے -

Mr. Chairman : Well, I am not inclined to agree with you. If the question arises out of his answer, then it is supplementary. If he gives certain answer to your question and supplementary arises out of his answer, it is called supplementary question. Now, if he is ready for answering, he answers your supplemrntary, but if he is not ready, then he will ask for a notice, but if the supplementary doesn't arise out of his answer, then it is irrelevant. He is not bound to answer. He wants to ask for notice, and, therefore, your supplementary has nothing to do with the question or with the answer given by him. It is absolutely irrelevant. I don't agree with you. I am open to correction, open to conviction but this is the practice. Now, I will give you just an instance. Supposing during the course of discussion of these questions, answers, supplementaries and their answers you ask. 'When did a certain strike take place in such and such a mill', well, he says, 'it is not relevant, therefore, I am not going to answer'. So, I say your question is irrelevant. He is not bound to answer. He is bound to answer only if your supplementary question is relevant in the sense that it arises out of his answer, and if he is ready he will give you answer, but if he is not ready he will ask for notice not because he tries to avoid but because the answer your equired is not ready on the record. Well, out of his answer a large number or one or two supplementaries may arise. Now, you can't expect the Minister to be ready for every imaginable question.

Khawaja Mohammad Safdar : I do respect the Minister, but I would say that they should be fully prepared to answer each and every supplementary question which arises out of his answer or from the original.

Mr. Chairman : No, he is not bound to answer.

Khawaja Mohammad Safdar : No, Sir.

Mr. Chairman : Please let me have my say. When your supplementary is relevant in the sense that it arises out of his answer you can ask the question and he is bound to answer, but there are two ways of doing that. If he is ready he answers then and there, but if he is not ready and he want to consult his papers, then he can ask for notice. He can't say that I am not going to answer this question, but he can ask for a notice. This is the practice, and this is the rule I have been able to understand.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : اجازت ہے ؟

جناب چیئرمین : جی ہاں -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ آپ قطع کلام ہوتے ہوں میری گفتگو سے ؟

جناب چیئرمین : مولانا صاحب میں نے صرف اتنا کہا کہ اگر اس کے جواب سے ضمنی سوال پیدا نہیں ہوتا ہے تو اس کو کہتے ہیں اررلیونٹ تو اررلیونٹ کے لئے نوٹس کب ہوتا ہے ؟ وہ تو انکار ہوتا ہے ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : بالکل صحیح ہے چلیئے مان لیتے ہیں میں عرض کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین : اررلیونٹ کے لئے نوٹس تو نہیں ہوتا ہے ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : یہ ۱۳۲ پاکستانی جو نیپال میں ہیں یہ رجسٹرڈ ہیں تو ان کے متعلق کوئی سوال ہوگا ۔ تو وہ اررلیونٹ ہوگا یا نہیں ہوگا ؟

جناب چیئرمین : اگر ان کے جواب سے سوال آپ نے کیا ہے وہ سوال پیدا ہوتا ہے تو یہ ریلیونٹ ہوگا ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : ریلیونٹ ہوگا ؟

جناب چیئرمین : جی ہاں ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : وہ انہی کے جواب سے پیدا ہوا ہے یہ سوال جو میں نے اور خواجہ صاحب نے کیا ہے وہ انہی کے جواب سے پیدا ہوا تھا ۔ تو بات صرف اتنی ہے ۔

جناب چیئرمین : مولانا صاحب آپ صرف ایک سوال کا جواب دے دیں تو سارا مسئلہ طے ہو جائے گا ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : فرمائیے گا ۔

جناب چیئرمین : نوٹس کس حالت میں طلب کیا جاتا ہے ؟ بس یہ بتائیے ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جب نیا کوئسچن ہو ۔

Mr. Chairman : New question you can't ask, but if it is not relevant ?

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : تو اس کے لئے نوٹس چاہیئے ۔

Mr. Chairman : It has nothing to do with this.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : اس میں ریلیونٹ اور اررلیونٹ کا سوال نہیں ہے کوئی بھی نیا سوال کیا جائے تو اس کے لئے نوٹس چاہیئے اور اگر وہ ریلیونٹ ہو تو اس کا فوراً جواب دینا ہوگا ۔

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری وہ ہوتا ہے جو اس کے جواب سے پیدا ہو ۔

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I would like to refer you to rule 53.

Mr. Chairman : I have already told you that I am open to conviction and correction both.

Khawaja Mohammad Safdar : I refer you to rule 53 :

> "When a question has been answered, any member may ask such supplementary questions as may be necessary for the elucidation of the answer, but the Chairman shall disallow any supplementary question which, in his opinion, either infringes any provision of these rules relating to the subject-matter and admissibility of questions or is otherwise an abuse of the right of asking questions."

جناب والا ! اس قاعدہ میں وزیر صاحب کہیں نہیں آتے ۔

جناب چیئرمین : آپ کے پڑھنے سے مسئلہ تو حل نہیں ہوا ۔

خواجہ محمد صفدر : یہ رول جو ہے بڑا lucid اور مختصر ہے ۔ یہاں اس میں اتنا مسئلہ حل ہو جاتا ہے کہ اس رول کے تحت وزیر صاحب کو قطعی طور پر یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ وہ کسی ممبر کے سوال کے متعلق یہ کہہ دیں کہ وہ فی الحال اس کا جواب نہیں دے سکتے ، انہیں نوٹس دیا جائے ۔ کیونکہ توقع یہ کی جاتی ہے کہ وزیر صاحب متعلقہ سوال کے ہر پہلو کے متعلق تیار ہو کر آتے ہیں ، ہر پہلو سے واقفیت حاصل کرکے اس ایوان میں آتے ہیں کیونکہ ہم یہ توقع نہیں کرتے کہ وزیر صاحب ایک پہلو کو دیکھ لیں اور باقی تین پہلو چھوڑ آئیں اور پھر یہاں آ کر کہیں کہ مجھے نوٹس دے دیں کیونکہ میں اس کا جواب نہیں دے سکتا ۔

جناب چیئرمین : میری عرض تو سنیں اگر آپ کا ضمنی سوال ان کے جواب سے پیدا ہوتا ہو اور اس سے متعلق ہو تو آپ پوچھ سکتے ہیں اور اگر آپ کا سوال ان کے جواب سے پیدا نہیں ہوتا تو پھر وہ ضمنی سوال ہی نہیں ہے تو اس کے لئے نوٹس یا انکار ہی کافی ہے مثلاً آپ کہتے ہیں کہ بنگلہ دیش کی لڑائی کب ہوئی اور اس میں کتنے آدمی ہلاک ہوئے تو چونکہ اس کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے لہذا وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ۔

Since this supplementary question does not arise out of my answer, therefore, I am not going to reply.

خواجہ محمد صفدر : آپ رول آوٹ کر دیں گے ؟

جناب چیئرمین : میں رول آوٹ آف آرڈر کر دوں گا۔ اگر وہ متعلقہ ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں اگر ان کے پاس جواب ہے تو وہ فوراً آپ کو جواب دیں گے لیکن بعض اوقات ایسے ضمنی سوالات ہوتے ہیں کہ گو وہ جواب سے پیدا ہوتے ہیں لیکن کسی وجہ سے وزیر کے پاس جواب فوراً تیار نہیں ہوتا اسے تیار کرنے کے لئے ڈیٹا منگوانا پڑتا ہے، انفارمیشن معلوم کرنی پڑتی ہے اور فائلیں کنسلٹ کرنی پڑتی ہیں تو وہ کہہ سکتا ہے کہ میں جواب دوں گا لیکن

I want notice for it.

I want time to furnish this answer. کا مطلب یہاں پر یہ ہوگا کہ notice

خواجہ محمد صفدر : یہاں تک تو میں مانتا ہوں کہ وہ کہیں کہ مجھے وقت چاہیئے تاکہ میں مزید معلومات حاصل کر لوں میں تو یہ سمجھتا تھا کہ لوٹس سے مراد یہ ہے کہ میں ایک نیا سوال دوں اگر یہ مطلب ہے تو میں ----

Mr. Chairman : What I have been able to understand so far is that notice means that I am not at present ready to give you answer immediately but I want time and I will answer it.

خواجہ محمد صفدر : بالکل ٹھیک ہے اسی وقت وہ ایوان کی میز پر رکھ دیں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

جناب چیئرمین : وہ دے دیں گے۔

خواجہ محمد صفدر : میں یہ سمجھا کہ لوٹس سے مراد یہ ہے کہ نیا سوال دفتر میں داخل کیا جائے۔

جناب چیئرمین : چلو چھوڑیں نوٹس کا مطلب یہ ہے کہ آپ مجھے ٹائم دے دیں میں آپ کو جواب دے دوں گا۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : آپ ان سے ٹائم پوچھ لیں۔

جناب چیئرمین : آپ نوٹس دے دیں۔

خواجہ محمد صفدر : نوٹس تو ہو گیا وہ کسی وقت دو چار دن یا دس دن میں ایوان کی میز پر جواب رکھ دیں۔

Mr. Chairman : Well, it is upto him. This can be done in two ways either your this supplementary can be taken as a notice for some other

[Mr. Chairman]

pay to be answered or you can write to him saying that this is my supplementary question and he is bound to answer.

اگر سپلیمینٹری سوال ریلیونٹ ہے تو اس کے لئے نوٹس اور ٹائم کی ضرورت ہے۔

He can take the present supplementary as a notice or you can give him fresh notice.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: اب پٹ تو ہو گیا اب تو آپ کو فیصلہ کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: میں تو فیصلہ یہ کروں گا کہ:

The supplementary is relevant, and you can ask the supplementary, but since he has asked for a fresh notice, you please give him fresh notice, and he is bound to answer.

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi: In writing ?

Mr. Chairman: Oh, yes. Next Question.

'A' TO 'D' TYPE QUARTERS IN ISLAMABAD

34. ***Khawaja Mohammad Safdar:** Will the Minister for Housing, Works and Urban Development be pleased to refer to his answer to starred question No. 90 given on 19th December, 1974 and, state the number of A to D type residential quarters for low paid Federal Government servants in Islamabad built during the year 1974-75 ; and

(b) the number of A to D type residential quarters which the Federal Government propose to built during the year 1975-76 in Islamabad, and the number actually built during the current financial year up to January 31, 1976 ?

Sayed Nasir Ali Shah Rizvi: (a) Nil.

(b) (i) Construction of 1024 'A' and 'B' type flats will be started in March, 1976 with the expected date of completion by 1977.

(ii) 144 'A' type flats and 250 low cost houses have been constructed. Another 38 low cost houses are nearing completion.

خواجہ محمد صفدر: ضمنی سوال۔ میں جناب وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میری اطلاع کے مطابق دس ہزار وفاق حکومت کے ملازمین جن کا تعلق اسلام آباد سے ہے بے گھر ہیں۔ اگر ہم اسی رفتار سے جیسے ۱۲۰، ۱۲۵، ۱۴۰ یا جیسے کہ وزیر صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ ۲۵۰ مکان سال بھر میں بنائیں تو ان بے گھر سرکاری ملازمین کو مکان مہیا کرنے میں کتنی مدت درکار ہوگی اور کیا ان مشکلات

اور ان کے مسائل جن سے بے گھر سرکاری ملازمین دو چار ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے یہ مدت مناسب ہوگی ؟

سید ناصر علی شاہ رضوی (وزیر تعمیرات و شہری ترقیات) : فقط فنڈز ہی کی کمی نہیں ہے بلکہ لوگ سامنے نہیں آتے ۔

We are engaging even private sector. We have started discussion. The number is not ten thousand but actually 12,400 various type of quarters are required for Government Servants in Islamabad and all over Pakistan about 33,000 quarters are required. We are willing to welcome private sector in this field if it comes forward. We have already started negotiations. We are putting in our best. Various schemes are being examined. After a few weeks I would be able to submit, if you like, quite a detailed report regarding that. We are trying to put in our best because that is a problem which definitely disturbs anybody.

خواجہ محمد صفدر : ضمنی سوال ۔ جناب چیئرمین ! میں محترم وزیر صاحب کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ کچھ اسکیمیں بنا رہے ہیں پرائیویٹ سیکٹر اور اس قسم کے کواٹر تعمیر کئے جائیں تو کیا یہ بینکنگ انسٹیٹیوشن اور لائف انشورنس کا جو بے شمار سرمایا ہے کیا اس کو اس مقصد کے لئے استعمال نہیں کر سکتے ؟

Syed Nasir Ali Shah Rizvi (Minister for Housing, Works and Urban Development) : As I have already submitted, we are also discussing that, because insurance and banks are now nationalised. I do not think they would have any objection. We are trying to go in for various schemes with which I am sure Khawaja Sahib would be very much satisfied.

Khawaja Mohammad Safdar : Certainly, I would be very glad to be satisfied.

میں وزیر صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمیں اس بات کی سخت پریشانی ہے کہ بے شمار لوگ جو کہ سرکاری ملازمت میں ہیں ، وہ بے گھر ہیں دراصل اس صورت حال سے ان کی ایفیشینسی پر اثر پڑتا ہے اور وہ دل جمعی سے کام نہیں کر سکتے انہیں ہر وقت پریشانی رہتی ہے ۔ اس لئے میں محترم وزیر صاحب کی خدمت میں یہ درخواست کروں گا جیسا کہ انہوں نے خود ارشاد فرمایا کہ ساڑھے بارہ ہزار افراد کے لئے کواٹر درکار ہیں ۔ تو میں تو درخواست ہی کروں گا کہ جلد سے جلد اس کے لئے کوئی جامع سکیم بنائی جائے جس سے یہ مشکل جو ہے رفع ہو سکے اور ہمارے بھائی جس مشکل سے دو چار ہیں جن میں چھوٹے ملازمین ہی نہیں بلکہ بڑے افسر بھی شامل ہیں ہمارے سینٹ کے بھی ایک بڑے افسر جن کا میں نام نہیں لینا چاہتا گزشتہ چار ماہ سے کواٹر ملنے کا انتظار کر رہے ہیں ۔ اس لئے کوئی جامع سکیم بنائی جائے تاکہ ہمارے یہ بھائی اسودگی سے آسائش سے اور آرام سے اپنے فرائض انجام دے سکیں ۔

جناب چیئرمین : یہ بھی ضمنی سوال ہے ؟

خواجہ محمد صفدر : نہیں جناب یہ ضمنی سوال نہیں ۔ میں نے درخواست کی ہے ۔

Mr. Chairman : Next question.

PROVINCIAL QUOTA FOR ALLOTMENT OF PLOTS IN ISLAMABAD

35. ***Sardar Mohammad Aslam :** Will the Minister for Housing, Works and Urban Development be pleased to State :

(a) whether a quota is fixed for each province for allotment of residential and commercial plots in Islamabad ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the quotas fixed for each province ; and

(c) the names of the persons belonging to N.W.F.P. who have been allotted residential and commercial plots in the years 1974-75 and 1975-76 ?

Syed Nasir Ali Shah Rizvi : (a) No.

(b) N.A.

(c) Since plots are not allotted on provincial quota basis the applicants are not asked to indicate their province of domicile in their applications. However, a list indicating the names of persons belonging to N.W.F.P. who have been allotted residential and commercial plots in Islamabad during 1974-75 and 1975-76 is being prepared on the basis of addresses given by them in their applications. The list would be placed on the Table of the House in due course of time.

Mr. Chairman : Question No. 36, Sardar Sahib !

Sardar Mohammad Aslam : Question No. 36, Sir.

Makhdoom zada Mohammad Amin Fahim : I am sorry.

میرے پاس نہیں ہے ۔ میں جمع کر رہا ہوں ۔

The answer is not ready with me. I am sorry.

خواجہ محمد صفدر : یہ سوال جواب تو چھپے ہوئے ہیں ۔

Makhdoom zada Mohammad Amin Fahim : If you want I can read this. But I don't have material for the supplementaries.

جناب چیئرمین : خیر سوال کا جواب تو دے دیں سپلیمنٹری کا دیکھا جائے گا ۔

Makhdoom zada Mohammad Amin Fahim : Yes, Sir.

Sardar Mohammad Aslam : Excuse me for interruption, Sir. The Minister has already said that he is not in a position to answer the supplementary questions, and the Chair has ordered that he should answer the original question. If he is not prepared to answer the supplementary questions, let the original question be deferred.

Mr. Chairman : All right. Have you got any objection if the question is deferred to some other day when you are ready even for supplementary questions.

Makhdoom zada Mohammad Amin Fahim : I agree, Sir.

Mr. Chairman : All right. This question stands deferred to some other day.

Mr. Afzal Khan Khoso : Point of order, Sir. Sir, this stage is for answering the question. After the question is answered and a supplementary question is asked then the honourable Minister can say that he is not prepared for supplementaries. At this stage, it is not a question of supplementaries but it is a question of answering the original question.

Mr. Chairman : This is no point of order. He has only informed the honourable Member, who has asked this question that since he is not prepared for supplementaries, therefore, if he agrees the question may be deferred to some other day. That was only a suggestion. He did not yet start answering his question. He is ready to answer the question but not the supplementaries. So, by mutual agreement we have come to this decision that the question should be deferred to some other suitable date for answer. There is no harm in that. Both have agreed to that. So, the question stands deferred.

Next !

Allottees of B, C & D Type Quarters in Islamabad

37. ***Sardar Mohammad Aslam :** Will the Minister for Housing, Works and Urban Development be pleased to state the total number of Federal Governmeut employees who have been allotted residential quarters of B, C and D types during the years 1974-75 and 1975-76 in Islamabad ?

Syed Nasir Ali Shah Rizvi : The total number of Federal Government employees who have been allotted residental quarters of B, C and D types during the years 1974-75 and 1975-76 in Islamabad is as under :—

	1974-75
'B' type	277
'C' type	180
'D' type	119
Total ...	576

1975-76
(upto date)

[Syed Nasir Ali Shah Rizvi]

'B' type	...	...	...	...	106
'C' type	...	...	...	...	47
'D' type	...	...	...	...	99
			Total	...	252

(b) (i) Construction of 1024 'A' and 'B' type flats will be started in March, 1976 with the expected date of completion by 1977.

(ii) 144 'A' type flats and 250 low cost houses have been constructed Another 38 low cost houses are nearing completion.

سردار محمد اسلم : سپلیمینٹری جناب ! جیسا کہ سوال کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ ۵۷۶ اور ۲۵۲ کواٹرز الاٹ کئے گئے ہیں بی ، سی اور ڈی ٹائپ کے اور اس سے پہلے وزیر صاحب نے کہا کہ بارہ ہزار سے کچھ زائد کواٹرز چھوٹے ملازمین کے لئے تھے تو ان بارہ ہزار سے جو زائد کواٹرز ہیں ان میں سے ۵۷۶ اور ۲۵۲ کواٹرز الاٹ کئے گئے تو کس اصول پر الاٹ کئے گئے آیا سینیارٹی کے اصول پر یا first come first serve پر یا ریکمیڈیشن پر الاٹ کئے گئے ہیں ؟

سید ناصر علی شاہ رضوی : اس میں اصول تو سینیارٹی کا ہونا چاہیئے ۔ لیکن ہم مجبور ہیں کیونکہ ہم ہی لوگ اس اصول کو برقرار نہیں رکھ سکتے کیونکہ اس میں لازمی طور پر ترجیح دی جاتی ہے مثلاً :

before I took over the charge

ایک یہ بھی اصول تھا کہ first informer کو دیا جائے ۔

because 200 to 300 houses are illegally occupied.

تو جو بھی مطلع کرے گا اس کو دے دیا جائے گا ۔ اس میں بھی بڑے عجیب کھیلے ہوتے ہیں جو میں بھی صحیح طور پر نہیں بتا سکتا ۔ کس طرح سے ان کو پتہ چلتا ہے کس طرح سے وہ first informer بنتے ہیں لیکن ہوتا یہ ہے اور وزیراعظم صاحب کی بھی یہ ہدایت ہے کہ top priority پارلیمینٹ کے اسٹاف کو دی جانی چاہیئے کیونکہ جب تک ان کے پاس رہائش نہ ہوگی وہ کام کس طرح سے کریں گے ؟ پورا سال انہوں نے کام کرنا ہوتا ہے تو ہم نے ترجیح دینی شروع کر دی ہے ۔ اس کے علاوہ کوئی بھی سیاسی کارکن چاہے وہ منسٹر بھی بن جائے ان کی بھی سفارش ماننی پڑتی ہے اور اگر وہ سفارش نہ کریں گے تو ہم خوش آمدید کہیں گے تو مجھے یقین ہے کہ ہم :

strictly according to seniority and according to waiting list we can have a just solution.

کیونکہ جب تک کہ ایک آدمی کو بھی مکان نہ ملے اس وقت تک تو مسئلہ رہے گا ۔ اگر بارہ ہزار مکان چاہیں تو اس میں سے جن کو نہیں ملے گا یا جنہوں نے غیر قانونی طور پر قبضہ کیا ہوا ہے ان کو بیدخل کریں وہ بھی سرکاری ملازم ہیں ۔

So, the problem would remain unless we have more flats and houses. I am sure 'Inshallah' everybody would be satisfied. We are trying to put in our best.

Sardar Mohammad Aslam : With due respect to the honourable Minister, I could not follow the answer. My question was: What was the criterian of allotment? Whether on pure recommendations of Ministers or Members or on seniority basis?

میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جتنے کوارٹر الاٹ کئے گئے ہیں کیا یہ درست ہے کہ ان میں سے اکثر ان لوگوں کو الاٹ کئے گئے ہیں جن کی ایک سال یا دو سال کی سروس ہے اور ایسے لوگ جو ڈویژن میں بیٹھے ہوئے ہیں جن کی دس دس بارہ بارہ سال سروس ہے ان کے والدین بیوی بچے بیمار پڑے ہوئے ہیں ،

and they are not in a position to get allotment of quarters. But those people who can get recommendations from a Minister or a Member are getting quarters in spite of very little services, of one year or few months.

کیا یہ ٹھیک ہے یا غلط ہے ؟

سید ناصر علی شاہ رضوی : کافی حد تک درست بھی ہے ۔ میں اس بات کو مانتا ہوں اس بات سے شرمانا مجھے نہیں آتا ۔

But these recommendations are also based on certain reasons.

مجھے جتنی ریکمنڈیشنز آئی ہیں یہ ہوتا ہے کہ ان کے بچے بیمار ہیں ان کی بیوی بیمار ہے غریب لوگ ہیں میں نے تو عرض کیا :

We would welcome if there are no recommendations. But if the recommendations are there and if they are genuine, at times priority has to be given.

Sardar Mohammad Aslam : Supplementary, Sir. The Minister has already said that he would welcome if there are no recommendations. As far as Members are concerned, they will welcome if he does not accept the recommendations.

Mr. Chairman : No, no, you can't reject recommendations. I would say that there are recommendations which are genuine, which are legitimate and are based on facts, and there are recommendations which you call in urdu 'ناجائز'.

سردار محمد اسلم : جناب والا ! کم سے کم جب سے رضوی صاحب آئے ہیں یہ جائز تو خود ہی کر دیتے ہیں ناجائز کی سفارش ہوتی ہے جائز تو خود ہی کر دیتے ہیں میرا مطلب ہے کہ جس غریب کو سفارش نہ ملے وہ بیٹھا رہے گا - اس وقت تک جب تک کہ اس کو جائز سفارش نہ ملے اس سے تو اچھا ہے کہ جائز کو خود ہی کر دیں اور ناجائز کو سنیں نہیں اور جب تک کہ ناجائز سفارش اس غریب آدمی کو نہیں ملے گی وہ بیٹھا رہے گا بارہ سال تک اور اس کی پنشن ہو جائے گی -

جناب چیئرمین : سردار صاحب آپ وکیل ہیں پرانے ورکر ہیں آپ جائز اور ناجائز میں فرق جانتے ہی ہیں - آپ جانتے ہیں کہ جائز سفارش بھی ہو سکتی ہے ناجائز بھی ہو سکتی ہے - آپ ان کے پاس درخواست لائیں کہ میں اس کو جانتا ہوں یہ ہزارہ کا رہنے والا ہے یہ واقعی غریب ہے مجھے اس کے خانگی حالات معلوم ہیں اس اس کی بیوی بیمار ہے اس کا بچہ وہاں پر پڑا ہوا ہے اس لئے میں سفارش کرتا ہوں کہ اس کی درخواست ضرور منظور کریں کیونکہ اس کو ضرورت بہت زیادہ ہے یہ جائز سفارش ہے اگر آپ کہیں چونکہ میرا بھائی ہے اور میں سینیٹر ہوں تو اس لئے درخواست منظور کریں تو یہ ناجائز ہے -

Sardar Mohammad Aslam : Sir, I can quote the instances.

یہ اس وقت کی بات نہیں ہے اس سے پہلے بھی اس طرح کی سفارش پر الاٹمنٹیں ہوئی ہیں -

that Mr. so and so is my cousin ; that Mr. so and so is my relative ; and that Mr. so and so is closely related to me

آٹھ دس فیصد بھی سفارشیں ایسی نہیں ہیں جس میں یہ لکھا گیا ہو کہ

his mother is seriously ill and she needs admission in the hospital, or his son is very seriously ill and, therefore, he should be given a quarter.

Mr. Chairman : Very sad, very sad. You have started giving a lecture. I don't mean to say that these are the grounds. What I mean to say is that you should distinguish between 'جائز and ناجائز سفارش' !

آپ کیا کہتے ہیں کہ سفارش جائز نہیں ہوتی تمام ناجائز ہوتی ہیں

Sardar Mohammad Aslam : With due respect, Sir, I don't agree.

کہ جائز سفارشیں بھی ہوتی ہیں یہ ایک آدمی ایک شہری کا حق ہے کہ اس کے جائز کام گورنمنٹ کرے - اس کے لئے سفارش کی کیا ضرورت ہے ؟

Mr. Chairman : Well, you have got every right to disagree with me on this point. You have got a right to disagree with me but I stick to my view that there are سفارشات which are جائز and there are سفارشات which are ناجائز .

جناب احمد وحید اختر : جناب چیئرمین ! سفارش کی صورتوں میں ایسا ہوتا ہے کہ سفارش کی صورت میں ایک ہارڈ شپ کیس سامنے لایا جاتا ہے میرٹ پر جس کا جائز حق بنتا ہے اس کو نہیں دیا گیا اور جس کا حق نہیں بنتا اس کو دیا جا رہا ہے ابھی میں منسٹر صاحب سے ایک سفارش کرنے والا ہوں کہ ایک کیس سینٹ کا ہے جسے تین سال سے کوارٹر نہیں ملا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جائز سفارش ہے اور میں ضرور سفارش کروں گا سردار اسلم صاحب کی تقریر کے باوجود کروں گا بعض کیس ایسے جناب چیئرمین ! ہوتے ہیں جن میں صرف منسٹر صاحب کی توجہ دلانی مقصود ہوتی ہے کہ یہ آدمی ہے اس کا حق بنتا ہے یہ مستحق ہے اور جو مستحق نہیں ہے ان کو مل گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اسے بھی ملنا چاہیئے اس قسم کی سفارش جائز ہے اور وہ ہوتی رہی ہے اور آئندہ بھی ہوتی رہے گی ۔

جناب چیئرمین : میں نے بھی یہی بات کہی ۔ آپ نے ذرا زیادہ واضح کر کے ان کو بتایا ۔ میں کہتا ہوں کہ سفارشات ہوتی ہیں جائز اور ناجائز ۔ وہی بات آپ نے کی ۔ لیکن آپ نے زیادہ وضاحت سے کی ۔ وہ آپ سے نہیں لڑتے کیونکہ وہ آپ کے ساتھی ہیں ۔ وہ بھی سنیٹر ہیں وہ بھی سینئر ہیں وہ آپ کے ساتھ بیٹھے ہیں ۔ آپ کے ہمسایہ ہیں ۔ آپ کے پڑوسی ہیں ۔ اب وہ چپ ہو گئے وہ خاموش ہو گئے ۔ انہوں نے مان لیا کہ ٹھیک ہے ۔

Syed Nasir Ali Shah Rizvi : Sir, I would submit that 'Jaiz sifaris' I take the other way round. I think, 'Jaiz Sifarish' is pointing out towards some injustice being done and so 'Jaiz Sifarish' should not be taken as 'Sifarish'. Sardar Sahib is welcome to point out to me any 'Najaiz Sifarish' that has been done, and I will try to satisfy him.

ناجائز پوائنٹ آؤٹ کریں ۔

جناب چیئرمین : دیکھئے وہ پوائنٹ آؤٹ کریں کہ ملک صاحب کو جو مکان ملا ہے یہ ناجائز ہے یہ ملنا چاہیئے تھا راؤ عبدالستار کو ۔ تو یہ سفارش ہے ۔

ملک محمد اختر : جناب میں اپنا مکان راؤ صاحب کو دے دوں گا ۔

راؤ عبدالستار (قائد ایوان) : نہیں جناب میں نہیں لینا چاہتا ۔

جناب چیئرمین : وہ اگر یہ کہہ دیں کہ راؤ صاحب کا حق تھا ۔ لیکن مل گیا ملک صاحب کو ۔ کیوں ملا ؟ تو یہ indirectly سفارش ہے راؤ صاحب کی ۔

سردار محمد اسلم : میں مشکور ہوں رضوی صاحب کا کہ ہم ہر وقت پوائنٹ آؤٹ کر سکتے ہیں تو میں ان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کم از کم فرنٹیئر کے متعلق کہ فرنٹیئر کے جو چھوٹے ملازمین مختلف ڈویژنوں میں ہیں ان کو جو already کوارٹر اور مکان ملے ہوئے ہیں ، وہ ان کے کوٹے کے مطابق ایک فیصد بھی نہیں ہیں ۔ کوٹہ تو الاٹمنٹ کے لئے نہیں ہے ۔ لیکن میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ

[Sardar Mohammad Aslam]
ملازمین جن کی آٹھ آٹھ ، دس دس، بارہ بارہ سال سروس ہو گئی ہے تو جو بارہ سال سروس والے لوگ ہیں وہ ضرور بال بچوں دار ہوں گے ان کے کیس consider کر دیں کیونکہ کافی مدت سے ان کو کوارٹر نہیں ملے ۔

جناب چیئرمین : ان کے نام کون بتائے گا ؟

سردار محمد اسلم : جناب میں بتاؤں گا ۔

جناب چیئرمین : تو یہ سفارش ہے ۔

سردار محمد اسلم : جناب اس قسم کے سوالات تو میں ساروں کے لئے کر رہا ہوں ۔ کسی کا نام تو نہیں بتلا رہا ۔

جناب چیئرمین : میں کہتا ہوں کہ آپ کی یہ سفارش ہوگی اور یہ جائز ہوگی ۔

سردار محمد اسلم : میں تو اس کو سفارش نہیں کہتا ۔ ان کو یہ بتلانا جائز بات ہے ۔

جناب چیئرمین : آپ اس کو کیا کہتے ہیں ۔ سفارش کا لفظ تو یہ ہے کہ ان کو یہ بتلانا کہ کسی آدمی کو کوئی تکلیف ہے ۔

سردار محمد اسلم : سفارش یہ ہے کہ میں رضوی صاحب کو کہوں جیسا کہ وحید صاحب نے کہا ہے کہ میرے پاس درخواست پڑی ہے اس کو کوارٹر دے دو ۔

Mr. Chairman : Now, this has become a discussion of academic interest. It is no use pursuing the matter further.

جناب کمال اظفر : جناب میرا خیال یہ ہے کہ سردار صاحب کہہ رہے ہیں کہ سفارش کی ایسی shortages ختم کی جائیں تاکہ سفارش کی ضرورت ہی نہ پڑے یہ ان کی سفارش ہے ۔

Mr. Chairman : Yes. Now, we move on.

DEFERRED QUESTIONS AND ANSWERS

[*Originally set for answer on 1st March, 1976*]

EXPORT OF SPORT GOODS AND SURGICAL INSTRUMENTS

2. ***Khawaja Mohammad Safdar :** Will the Minister for Commerce and Tourism be state the month-wise volume of exports since January, 1974, of (a) sports goods ; and (b) surgical instruments ?

Mr. Afzal Khan : The information is placed on the table of the House (Annex-I and Annex-II).

ANNEX-I

EXPORT OF SPORTS GOODS FROM PAKISTAN

(Value in 000 $)

Months		1974	1975
January ...	...	1,455	1,764
February ...	...	1,443	1,680
March ...	...	1,927	2,169
April ...	...	1,903	1,529
May ...	...	1,824	1,282
June ...	...	2,239	1,639
July ...	...	1,534	1,460
August ...	...	1,953	1,337
September ...	...	1,790	1,449
October ...	...	1,805	1,421
November ...	...	1,836	1,747
December ...	...	1,913	1,351
	Total ...	21,622	18,828

ANNEX-II

EXPORT OF SURGICAL INSTRUMENTS FROM PAKISTAN

(Value in 000 $)

Months		1974	1975
January ...	...	179	1,043
February ...	...	298	1,003
March ...	...	1,387	1,328
April ...	...	1,409	1,136
May ...	...	1,279	1,095
June ...	...	1,722	1,460
July ...	...	378	986
August ...	...	1,304	1,102
September ...	...	787	1,035
October ...	...	1,074	1.101
November ...	...	1,343	1,318
December ...	...	1,118	964
	Total ...	12,278	13,571

Source EPB/Statistice Division.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! میں محترم وزیر تجارت صاحب کی توجہ ان کے گوشوارہ نمبر ایک کی طرف دلاتا ہوں ۔ اس سے ظاہر ہے کہ ۱۹۷۴ء کے مقابلے میں ۱۹۷۵ء میں کم و بیش تین کروڑ روپے کی اسپورٹس گڈز کی برآمدات میں کمی ہوئی ۔ اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

میر افضل خان : جناب اس کی پہلی وجہ تو یہ ہے کہ جیسا کہ خواجہ صاحب کو معلوم ہوگا کہ دنیا میں world wide recession ہو رہا ہے جس کی وجہ سے نہ صرف اسپورٹس گڈز کی برآمدات میں ہی کمی ہوئی بلکہ ساری برآمدات میں کمی ہوئی ہے اور یہ حالت صرف ہمارے ملک کے ساتھ ہی نہیں ہے ۔ بلکہ ساری دنیا میں یہی حالت ہے ۔

Khawaja Mohammad Safdar : One more supplementary, Sir.

میں محترم وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ اسپورٹس گڈز کی اکسپورٹس کا ٹارگٹ ۲۵ کروڑ روپے مقرر کیا گیا تھا ؟

میر افضل خان : یہ میں اس وقت نہیں بتا سکوں گا کہ کیا ٹارگٹ تھا اور کتنا ہو اس وقت یہ فیگر میں نہیں بتا سکتا ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : عزت مآب وزیر صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ اسپورٹس گڈز کی برآمدات ساری دنیا میں بحران آیا ہوا ہے اس کی وجہ سے متاثر ہوئی ہیں ۔ تو میں پوچھ سکتا ہوں کہ کھیلوں پر بھی اس قسم کا کوئی بحران آیا ہوا ہے ۔

[Laughter]

Mr. Chairman : Next please. Mr. Farooq Ahmad Khan Leghari !

TRADE BETWEEN PAKISTAN AND RCD COUNTRIES

5. ***Mr. Farooq Ahmad Khan Leghari :** Will the Minister for Commerce and Tourism be pleased to state :

(a) the total value of trade (in constant prices) between Pakistan and each of its R.C.D. partners, year-wise, since the inception of R.C.D. ; and

(b) the concrete steps taken by R.C.D. to promote the growth of trade and Commerce between the three member countries ?

Mir Afzal Khan : (a) A statement showing the value of trade between Pakistan and each of its R.C.D. partners since 1964 is placed on the table of the House. (Annex-I).

(b) A statement showing the concrete steps taken to promote the growth of trade and commerce between the R.C.D. member countries is placed on the table of the House. (Annex-II).

ANNNEX-I

YEARWISE TOTAL VALUE OF TRADE BETWEEN PAKISTAN AND IRAN AND PAKISTAN AND TURKEY FROM 1964-65 TO DECEMBER, 1975

(Value in '000' US $)

	Pakistan Iran Trade			Pakistan Turkey Trade		
Years	Exports	Imports	Balance	Export	Imports	Balance
1964-65	2,547	14,054	(—)11,507	1,486	30	(+)1,406
1965-66	2,865	6,068	(—) 3,203	3,422	156	(+)3,266
1966-67	2,161	23,876	(—)21,715	160	1,732	(—)1,572
1967-68	3,936	32,579	(—)28,643	226	345	(—) 119
1968-69	4,764	25,831	(—)21,067	84	302	(—) 218
1969-70	4,429	18,567	(—)14,138	305	203	(+) 102
1970-71	3,950	21,604	(—)17,654	307	477	(—) 170
1971-72	4,209	13,111	(—) 8,902	155	1,373	(—)1,818
1972-73	5,786	9,278	(—) 3,492	122	5,385	(—)5,263
1973-74	33,252	22,364	(+)10,888	296	2,046	(—)1,750
1974-75	60,025	11,794	(+)48,231	614	2,112	(—)1,498
1975-76 (July-Dec. 1975).	4,211	4,092	(+) 119	4,122	497	(+)3,625
Total	132,135	203,218	(—) 71,083	11,249	14,658	(—)3,409

Source : Central Statistical Division.

Note :—Data in constant prices is not maintained by the Central Statistical Division.

ANNEX-II

Some of the important concrete steps taken to promote the growth of trade and commerce between the R.C.D. member countries are given below :—

(1) Trade Offices have been opened by Pakistan in Iran and Turkey.

(2) An R.C.D. Chamber of Commerce and Industry was established in 1965.

(3) Steps have been taken to up-grade and complete the R.C.D. Highway.

(4) An Agreement concerning R.C.D. Union for Multilateral Payments Arrangement was signed between Pakistan, Iran and Turkey on 25th April, 1967. This Agreement has come into force from 1st July, 1967.

(5) An R.C.D. Agreement on Trade was signed between Pakistan, Iran and Turkey on 3rd September, 1968.

(6) A long-Term Trade Agreement was signed between Pakistan and Iran on 9th May, 1975.

(7) A Transit Trade Agreement was signed between Pakistan and Iran on 9th May, 1975.

(8) Negotiations are underway for the conclusion of a Transit Trade Agreement with Turkey.

(9) Import of a number of items has been tied by Pakistan exclusively to Turkey.

(10) Pakistan has been participating regularly in the Izmir International Trade Fair in Turkey since 1957. Pakistan held a Single Country Exhibition its products in Tehran in May, June, 1968 and participated in the Second Asian International Trade Fair held in October, 1969 in Tehran. Pakistan has also participated in the First, Second and Third International Trade Fairs held at Tehran in September, 1973, September, 1974 and September, 1975, respectively.

(11) Pakistan has sent six trade delegations to Iran and one to Turkey during the years 1968 to 1975. During the same period three trade delegations from Turkey and two trade delegations from Iran visited Pakistan.

(12) Pakistan, Iran and Turkey have agreed in principle to establish an R.C.D. Preferential Trading Arrangement in order to promote trade among themselves. In this connection the draft of a protocol on Trade Liberalization has been and the consideration of the member countries of the R.C.D.

Mr. Chairman : Now, questions are over. Yes, Maulana Sahib !

(Pause)

پہلے یہ leave application ہے پھر اس کے بعد آپ کی تحریک التواء لے لیں گے مولانا صاحب۔

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Chairman : This is an application for leave by Mr. Abdul Wahid Kurd.

"Chairman Senate,

You are aware that I am detained in jail since April, 1975. As I am unable to attend the session of the Senate, therefore, it is requested that my absence from the session may kindly be excused as long as I am in detention".

Should the leave be granted, because he is in detention ?

Any objection ?

Honourable Senators : No objection.

(*The leave was granted*)

Mr. Chairman : Yes, leave is granted. Now, there is no other application.

مولانا صاحب یہ آپ کا تو نہیں ہے ؟

Mr. Chairman : This is adjournment motion No. 28 by Khawaja Mohammad Safdar.

خواجہ محمد صفدر : ایڈجرنمنٹ موشنز نمبر ۲۲ ، ۲۴ ، اور ۲۶ تو ابھی باقی رہتی ہیں ۔

Am I correct Sir ?

Mr. Chairman : 22, 24 and ?

(*Pause*)

Mr. Chairman : Was 22 taken up yesterday ? I do not remember the number.

ملک محمد اختر : مجھے تو دفتر سے معلوم ہوا ہے مجھے علم نہیں ہے ۔

Mr. Chairman : Record can be checked out.

Malik Mohammad Akhtar (Minister for Law and Parliamentary Affairs) : Sir, I thank, we disposed of upto 27 and we will start with 28.

خواجہ محمد صفدر : اگر یہ بات ہے تو ٹھیک ہے ۔

Mr. Chairman : Well, if there is any which has been left out it can be taken up. I will check up the record. If they had been called out and disposed of, the matter ends there. But if they had not been called out, not even touched, not even taken up, they will be taken up.

خواجہ محمد صفدر : تو پھر میں ۲۸ پیش کرتا ہوں -

Mr. Chairman : So, Malik Sahib, you take a note of it. If these adjournment motions, 22, 24 and 25 had not been called out, they will be taken up.

Malik Mohammad Akhtar : 22, 24 and 26, Sir.

Mr. Chairman : 26 or whatever it is, that is on record.

Malik Mohammad Akhtar : We will check up, Sir.

جناب چیئرمین : اگر call out بھی نہیں ہوئے اور کسی نے ان کا ذکر بھی نہیں کیا تو وہ پھر pending ہیں اور اگر کل کسی نے call کئے تو وہ dispose of ہو گئے -

Malik Mohammad Akhtar : Yes, Sir Now, we start with 28, Sir.

ADJOURNMENT MOTION *Re* : APPOINTMENT OF MEMBERS OF DISMISSED CABINET AS ADVISERS TO THE GOVERNOR OF BALUCHISTAN

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg leave of the House to move a motion for the adjournment of the business of the House to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the appointment of four members of the dismissed cabinet of the Baluchistan Province, as advisers to the Governor, Baluchistan, by the Federal Government. These Ministers were dismissed on definite charges of inefficiency etc. The public is much perturned over these appointments.

Malik Mohammad Akhtar : Sir, it is opposed.

Mr. Chairman : I want to know this new thing. I had not gone through in it, you see. When was it received in the Secretariat ?

(*Consultation with Secretary*)

Mr. Chairman : Malik Akhtar, you tell me. We started on the 27th of February 1976.

Malik Mohammad Akhtar : Yes, Sir.

Mr. Chairman : This notice was received in the Secretariat do you know at what time ?

Malik Mohammad Akhtar : That should be in your file, Sir.

Mr. Chairman : Unfortunately, I am not able to find out. Was it received on the 27th ?

Malik Mohammad Akhtar : Yes, Sir.

Khawaja Mohammad Safdar : Before the commencement of the session.

Mr. Chairman : And the session started at what time ?

Voices : At four.

Malik Mohammad Akhtar : In the afternoon.

Mr. Chairman : We met in the afternoon at 4. The notice was received in the morning at 9.45.

Malik Mohammad Akhtar : It was at 10 a.m. I apologise, Sir.

Mr. Chairman : You are not telling me. You mislead me.

Malik Mohammad Akhtar : Sir.

Mr. Chairman : Listen to me. The session started at 10.00 a.m. The notice was received at 9.45 a.m., which means fifteen minutes before the session started but notice should have been made more than two hours before.

Malik Mohammad Akhtar : Certainly, Sir.

Mr. Chairman : Let us hear. Now, I follow, you see. The session started on 27th. You tabled this adjournment motion the same day. There should have been an interval of at least of two hours.

Khawaja Mohammad Safdar : From the commencement of the sitting not from the time fixed for the sitting and I read to you rule 70.

Mr. Chairman : But there is no doubt about it that your notice was received at 9.45.

خواجہ محمد صفدر : میرے ساتھ دفتر والوں کی دشمنی نہیں ہے کہ وہ غلط ٹائم نوٹ کریں۔

Mr. Chairman : The question is at what time actually the sitting started.

(At this stage DS informs Mr. Chairman that it started at 10.17)

Mr. Chairman : What was the rule ?

Khawaja Mohammad Safdar : Rule 70.

Rule 70 : Notice of motion under rule 69, explaining the matter proposed to be discussed, shall be delivered to the Secretary in quadruplicate not less than two hours before the commencement of the sitting in which the motion is proposed to be moved........"

Mr. Chairman . According to my record the sitting started at 10.17.

اگر اجلاس ۱۱ء۴۵ پر ہوتا تو پھر آپ کا اعتراض درست تھا لیکن ریکارڈ کے مطابق اجلاس ۱۰ء۱۷ پر شروع ہوا اس لئے دو گھنٹے کا وقت نہیں ہو سکتا ۔

It falls through on this technical ground that it was not given two hours before the commencement of the sitting.

ADJOURNMENT MOTION *Re* : ACCORD OF TRANSIT FACILITIES BY FEDERAL GOVERNMENT FOR TRADE BETWEEN IRAN AND BHARAT

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, it is the adjournment motion No. 29.

I beg leave of the House to move a motion for the adjournment of the business of the House to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the Federal Government has accorded overland transit facilities for the trade between Iran and Bharat, and hundreds of goods-truck are passing through Pakistan. The public in Pakistan is greatly perturbed over it.

Mr. Chairman : The same objection is there. Question of notice again arose. This was also received at 9.45. This is on record. This was not received two hours before the commencement of the sitting. It falls through. The same thing happened with it.

Khawaja Mohammad Safdar : Should I proceed further ?

Mr. Chairman : Now, there is number 30. Yes, Noorani Sahib.

ADJOURNMENT MOTION *Re* : ROTTING OF 48 THOUSAND TONS OF WHEAT AT KARACHI DOCK

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi : Sir, I move that the business of the House be adjourned to discuss a specific matter of recent occurrence and of great public importance, namely, the news item in daily 'hurryiet' dated 27th February, 1976 in which it has been reported that 48 thousand tons of wheat is rotting at Karachi docks. This is a very serious matter and must be discussed at once.

Malik Mohammad Akhtar : Opposed, Sir.

جناب چیئرمین : یہ کس اخبار میں ہے ؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : حریت میں ۔ وہ میں نے آپ کی خدمت میں بھیج دیا تھا ۔

جناب چیئرمین : کس تاریخ کا یہ واقعہ ہے ؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : ۲۷ تاریخ کا ہے ۔

جناب چیئرمین : لیکن اس دن تو سینٹ ہوئی تھی صبح ۱۰ بجے ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : دوسرے دن [چھٹی تھی، جمعہ کو اجلاس ہوا تھا ۔

جناب چیئرمین : جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے اس دن سینٹ کا اجلاس ہوا تھا اور آپ نے شام کو دی تھی ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ اخبار کراچی سے نکلتا ہے اور یہاں ہوائی جہاز کے ذریعے ۱۱ بجے لے آتا ہے ۔ اس میں کراچی کی نیوز ہوتی ہیں اس میں لکھا ہوا تھا کراچی پورٹ پر اس طرح سے ہوا ہے ۔

Mr. Chairman : Malik Akhtar, you can discuss one point. There is no difference about the facts that the Senate commences in the morning. This has appeared in the daily Hurriyat on the 27th, the same day the sitting started at 10.15 and the motion was tabled the same evening at 2.30 or 2.20. His point is that since Hurriyat is published in Karachi and it reaches Islamabad at about noon, say 1.00 p.m., therefore, he could not give a notice of the adjournment motion earlier. What are the facts, you tell me?

Malik Mohammad Akhtar : Sir, I consider that the paper arrives positively before noon. I get it. I don't stick to that. Then, Sir, the second question is that it is not a matter of recent occurrence. It is narrated that 48,000 tons of wheat is rotting at Karachi docks. Sir, it it being picked up, and I consider no negligence is being done. We are taking up the wheat. Then, it is not a recent matter. I deny that there is any negligence on the part of the Government. Secondly, I consider this is not a matter of recent occurrence. An adjournment motion is a very important matter, Sir, and it is mentioned in rule 71 that it shall raise an issue of urgent public importance. That means that it should be a matter which should be of urgent public importance. Then, Sir, it should be a matter which is recent. Sir, it is a continuous process. The wheat was there for quite some time and all the efforts are being made to clear it. Sometimes we receive larger quantities, and we have to arrange the

[Malik Mohammad Akhtar]

labour. No negligence has been done. The allegations are denied. Then, Sir, it is a continuous mattter. This wheat arrived much earlier than the Senate actually came into sitting. I consider that the matter could have been raised in that case, if at all it was considered to be a part of the adjournment motion, on the 27th. As such, Sir, it conflicts with the timing, it is not recent, it has not been tabled in time nor it is a matter of urgent public importance that it should have precedence over all the matters and be debated now.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جناب عزت مآب وزیر قانون صاحب کی یہ بات سن کر مجھے بڑی جرت ہوئی ہے کہ ۴۸ ہزار من گندم اگر سڑ جائے ، اگر خراب ہو جائے تو یہ پبلک importance کا معاملہ نہیں ہے اور جنرل پبلک importance کا مسئلہ بھی نہیں ہے۔ آپ ذرا خیال فرمائیے کہ کروڑوں روپے کی گندم جو باہر سے فارن ایکسچینج سے خریدی جاتی ہے - - -

Malik Mohammad Akhtar : On a point of order. Sir, he cannot make a statement. He can say only to this extent that he differs with the treasury benches, and that the matter is of urgent public importance. Sir, an attempt is being made in this House to deliberately misuse and abuse the right of moving an adjournment motion.

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi : Point of order, Sir.

Malik Mohammad Akhtar : I am already on a point of order. So, Sir, I consider that the honourable member must confine his arguments to the admissibility. We are not prepared to make him narrate 'Hikayat-Alf-Laila'. He must confine himself to the admissibility. If the matter is admitted and leave is granted by the House, then during the course of the debate he is welcome to say what he wants but I am not going to allow him to violate the rules. I must point this out.

جناب چیئرمین : یہ point of order ہے ؟

Malik Mohammad Akhtar : I must point out that he is not conducting himself in accordance with the Rules of Procedure relating to the admissibility. He must confine himself to the point of admissibility, and should not cross over to debate.

Mr. Chairman : Malik Sahib, if I remember what you were saying in reply, your argument or objection was that it is not a matter of urgent public importance because of such and such reasons. He is just explaining and meeting your arguments that the destruction or rotting of 48 thousand tons of wheat is a matter of urgent public importance because it relates to the public. That is what he was explaining. So far he was quite relevant, and if he becomes irrelevant, I can stop him.

مولانا صاحب آپ adjournment motion of merites میں جائے بغیر صرف اس بات کی وضاحت کر سکتے ہیں کہ یہ ارجنٹ پبلک importance ہے یہ فرمائیے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : میں وہی عرض کر رہا ہوں کہ جس چیز کا تعلق پاکستان کے عوام سے ہے ، ان کی غذائی ضروریات سے ہے ، اس پر لاکھوں آدمیوں کا ۔ ۔ ۔

جناب چیئرمین : یہ تو آپ نے کہہ دیا ہے ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : یہ نہیں کہا ۔ جس چیز سے لاکھوں آدمیوں کا رزق وابستہ ہے اگر وقت پر انہیں نہ ملے تو وہ بھوکے مر جائیں اور اس میں حکومت پاکستان اور عوام کا کروڑوں روپیہ فارن ایکسچینج میں دینے کے بعد جس چیز کو ہم خریدتے ہیں تاکہ یہاں کے عوام کی ضروریات راشن ڈپو کے ذریعے پوری کی جا سکیں تو یہ پبلک importance کا بڑا اہم مسئلہ ہے تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جنرل پبلک importance کا مسئلہ اس لئے بھی ہے کہ اس میں ملک کا فارن ایکسچینج شامل ہے اور نمبر ۲ ملک کے سب سے اہم غذائی مسئلے کا اس سے تعلق ہے اور عوام کی بھوک کا اس سے تعلق ہے کہ ان کو راشن ڈپو کے ذریعے بروقت اور صحیح گندم پہنچ جائے اور اصل گیہوں پہنچے یہ نہ ہو کہ اس میں ملاوٹ کرکے ان کو پہنچا دیا جائے یا سڑی ہوئی گندم پہنچا دی جائے اس سے عوام کی صحت کا بھی تعلق ہے اور تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ اس مسئلہ کی جتنی گہرائی میں چلے جائیں گے اتنا ہی اس کا عوام سے خصوصی تعلق برقرار رہے گا اور تعلق بڑھتا چلا جائے گا ۔

Mr. Chairman : Malik Sahib's point was that it is not of urgent public importance. I agree with you that it is of public importance. The question is whether it is of urgent public importance and whether it is a matter of recent occurrence.

انہوں نے کہا ہے کہ :

It is a continuous process.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : حضور والا ! اگر میں یہ کہتا کہ ایک ہزار فرج کراچی dock میں پڑے ہیں اور ان کے دروازے ٹوٹ رہے ہیں تو یہ ارجنٹ پبلک importance کا مسئلہ ہو سکتا تھا کیونکہ فرج تو عیاشی میں داخل ہیں لیکن یہ ۴۸ ہزار ٹن گیہوں کراچی dock پر ضائع ہو رہا ہے ، بارش میں بھیگ رہا ہے ، سڑ رہا ہے ، تو اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ارجنٹ پبلک importance ہے اگر میں یہ کہتا کہ اتنے ہزار کاریں کراچی dock پر پڑی ہوئی ہیں ، وہ خراب ہو رہی ہیں ، بارش میں بھیگ رہی ہیں ، سڑ رہی ہیں ، تو ظاہر ہے کہ وہ پبلک importance کا ہو سکتا تھا ۔ ۔ ۔

جناب چیئرمین : مولانا صاحب میری بات سنیئے - کاروں کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے ، بسیں ہیں ، ٹرکیں ہیں پتہ نہیں کیا کیا بلا ہے -

It is not of recent occurrence.

question یہ ہے کہ یہ تو جاری سلسلہ ہے اب غلہ ایک دن میں تو نہیں سڑ سکتا -

It is not a matter of recent occurrence.

آپ اس کی وضاحت کریں - مطلب یہ ہے کہ یہ عرصے سے چلا آ رہا ہے وہاں اسے پڑے پڑے مہینہ دو مہینے ہو گئے ہوں گے تبھی تو وہ سڑ رہے ہیں آپ اس پر اظہار فرمائیے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : میں وضاحت کرتا ہوں -

جناب چیئرمین : آپ اس بات کی وضاحت کریں گے جو میں آپ سے پوچھوں گا -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : بالکل فرمائیے -

جناب چیئرمین : پبلک importance تو ہے - .there is no doubt about it لیکن وہ بھی چھوڑ دیجئے میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں :

Whether Malik Akhtar's assertion is correct that it is not a matter of recent occurrence in the sense that it did not arise all of a sudden just recently.

یہ کوئی گھنٹوں یا دنوں کا واقعہ نہیں ہے - اگر غلہ پڑا ہوا ہے تو یہ عرصے سے پڑا ہوا ہے اگر یہ سڑ رہا ہے تو یہ عرصے سے سڑ رہا ہے اگر کوئی نقصان ہو رہا ہے تو وہ عرصے سے ہو رہا ہے -

If it is not of recent occurrence, then it cannot constitute a basis, a foundation for adjournment motion.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : میں عرض کرتا ہوں آپ میری گزارش سن لیجئے - اجازت ہے ؟

جناب چیئرمین : اجازت ہے لیکن آپ merits میں نہ جائیے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جناب merits میں تو وہ چلے گئے تھے میں نے ان کا جواب دے دیا ہے -

جناب چیئرمین : نہیں ، نہیں یہ تو ہو گیا - آپ نے جواب دے دیا میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جب میں merits میں گیا ہی نہیں تو پھر آپ میری گزارش سنیئے میں عرض کر رہا ہوں ۔

جناب چیئرمین : آپ چلے جائیں تو میں کیا کر سکتا ہوں ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : آپ اسی وقت روک دیجیئے گا ۔

جناب چیئرمین : اسی وقت ؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : ابھی تو میں اس کے merits پر گیا ہی نہیں اور ظاہر ہے کہ وہ مسئلہ جو زیر بحث ہے اور جب وزیر قانون ان جیسے ہوں ۔ ۔ ۔

Malik Mohammad Akhtar : I am sorry, Sir, to take exception to this remark. I will get a motion passed that he be thrown out of this House.

(*Interruptions*)

Malik Mohammad Akhtar : He should be thrown out.

(*Interruptions*)

Mr. Chairman : Malik Sahib, listen to me. He is too fat for you to be thrown out physically.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : "ان جیسا وزیر قانون" صرف اتنا کہا ہے بتائیے اس میں کیا غلط بات ہے ؟

جناب چیئرمین : مولانا صاحب میری بات سنیئے ، میری بات سنیئے ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : میں سن رہا ہوں ۔

جناب چیئرمین : کیا سنتے ہیں اب اس بات کے کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ "ان جیسا وزیر قانون" اس کے اثرات تو بہت دور رس ہیں ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : ابھی تو میں نے کہا ہی نہیں "ان جیسا وزیر قانون" ۔ ۔ ۔

جناب چیئرمین : نہیں ، نہیں آپ ۔ ۔ ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : "ان جیسا عزت مآب وزیر قانون" اب آپ خیال فرمائیے کہ اس میں کون سا برا لفظ ہے ؟

جناب چیئرمین : آپ ایسے الفاظ استعمال نہ کیجئے گا ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : عزت مآب نہ کہوں ؟ بہت اچھا -

جناب چیئرمین : آدمی بعض اوقات ایسے الفاظ کہہ دیتا ہے - ممکن ہے آپ کی نیت بری نہ ہو لیکن الفاظ کے ترشح سے یہ impression ہو جاتا ہے کہ آپ اس پر حملہ کر رہے ہیں - ایسا نہ کریں -

No, no, you should not use these words.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : میں نے یہ کہا تھا - - -

(مداخلت)

جناب چیئرمین : نہیں ، نہیں ان کو کہنے دیجئے کہ وہ ایسا الفاظ استعمال نہ کریں ، نہ کریں -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : نہیں ، نہیں دیکھیئے اس میں کوئی ان پارلیمنٹری لفظ تھا ؟ ''ان جیسا وزیر قانون'' -

Mr. Chairman : Anyhow, it was objectionable.

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi : If this is a decision by the Chair, then I am ready to withdraw it.

جناب چیئرمین : ''ان جیسا وزیر قانون،، کے معنی تو بہت کچھ ہو سکتے ہیں - - -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : اچھا بہتر جناب - - -

جناب چیئرمین : اس کے آگے آپ لائق کہہ دیتے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : وہ تو آگے چل کر ہوتا - انہوں نے تو ڈسٹرب کر دیا -

جناب چیئرمین : اس کے آگے چل کر آپ کہتے تو پتہ چلتا کہ آپ کا کیا مطلب ہے ویسے تو معلوم کچھ اور ہوتا ہے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : یہ بھی بہت کچھ کہتے رہتے ہیں -

ملک محمد اختر : جناب چیئرمین ! میں طنز کبھی نہیں کرتا ذاتی حملہ بھی نہیں کرتا مذاق ضرور کرتا ہوں لیکن یہ بات قابل برداشت نہیں ہے -

I can't tolerate it.

جناب چیئرمین : اس دفعہ معاف کر دیں پھر نہیں کہیں گے - مولانا صاحب ایسی باتوں سے گریز کریں -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : اب کہہ رہے ہیں کہ میرے بھائی ہیں اور ذرا سی بات برداشت نہیں کرتے ۔

جناب چیئرمین : آپ جیسے بھائی ہوں اور وہ بھی سوتیلا بھائی ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ۔ جناب میں عرض کر رہا تھا کہ ۔ ۔ ۔

جناب چیئرمین : غلہ عرصے سے پڑا ہوا ہے ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : بالکل ایسا نہیں غلہ آیا کراچی پورٹ پر ، وہاں بارش شروع ہو گئی ، وہاں شیڈ کم ہیں ، غلہ کو بارش سے بچانے کا کوئی انتظام نہیں ہے ۔ غلہ وہاں آتا ہے شیڈ بھی وہاں ہونے چاہیں شیڈ کم ہونے کی وجہ سے غلہ خراب ہو رہا ہے ۔

جناب چیئرمین : میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں کہ ایسے ہوا اور انہوں نے بھی فیکٹس سے انکار نہیں کیا ۔

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi : It is of recent occurrence.

جناب چیئرمین : مولانا صاحب غلہ پڑا ہوا ہے عرصہ سے پڑا ہوا ہے ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : یہ عرصہ سے نہیں پڑا ہوا یہ غلہ روز آتا ہے بیس بیس ہزار ٹن اور چالیس ہزار ٹن روز اترتا ہے اور بارش کراچی میں ہوتی تھی جس کے نتیجے میں یہ ہوا جناب والا ! وہاں شیڈ کا معقول انتظام نہ ہونے کی وجہ سے کروڑوں روپیہ عوام کا ضائع ہو رہا ہے اور ضائع ہوا ہے آپ اس پر غور فرمائیں ۔

جناب چیئرمین : میں غور کر رہا ہوں ۔

خواجہ محمد صفدر : میں عرض کروں سر ۔

جناب چیئرمین : میری تو سنیں میں ان کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں ممکن ہے یہ راضی ہو جائیں ۔ رول ۷۱

"A motion shall not be admissibe unless it satisfies the following conditions........."

Now, your motion must first fulfil the following conditions, satisfy the following conditions.

جب تک وہ کنڈیشنز یعنی شرائط فلفل نہیں کریگا اس کے اعتراض کے باوجود

[Mr. Chairman]

It is not admissible, and shall not be admissible, unless the following conditions are satisfied:

"71 (c) it shall be restricted to a matter of recent occurrence."

It is for you to show that it is a matter of recent occurrence.

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi : I have shown that already.

جناب چیئرمین : آپ نے تو اپنے موشن میں یہ بھی نہیں کہا کہ یہ کل پرسوں کا واقعہ ہے آپ نے کچھ نہیں کہا۔

The news-item in Daily Hurriyat, in which it has been reported that forty thousand tons of wheat is rotting at Karachi Docks. This is a very serious matter.

رپورٹ میں لکھا ہوا ہے کہ وہاں غلہ پڑا ہوا ہے اور خراب ہو رہا ہے۔ کب سے ہے یہ آپ کا کام ہے کہ بتاتے۔

خواجہ محمد صفدر : میں بتاتا ہوں مجھے اجازت دی جائے۔

Mr. Chairman : You, only confine your arguments to this one condition that it is a matter of recent occurrence.

خواجہ محمد صفدر : بالکل وہ دو پوائنٹ آپ نے اٹھائے ہیں ایک یہ urgent public importance اور دوسرا یہ کہ recent occurrence کا مسئلہ نہیں ہے میں نہایت ہی ادب سے یہ عرض کروں گا کہ ۔ ۔ ۔

جناب چیئرمین : آپ نے توجہ سے سنا ؟

خواجہ محمد صفدر : میں نے توجہ سے سنا لیکن دوبارہ سننا چاہتا ہوں آپ فرمائیں ۔

جناب چیئرمین : مولانا صاحب ! میں نے یہ کہا urgent public importance

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : یہ انہوں نے کہا کہ urgent public importance کا نہیں ۔

جناب چیئرمین : میں نے تو نہیں کہا ۔

خواجہ محمد صفدر : پھر یہ ریسینٹ ہے ۔

جناب چیئرمین : انہوں نے دو پوائنٹ اٹھائے ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : ایک پوائنٹ ان کا تھا اور دوسرا آپ کا تھا۔

Mr. Chairman : It was for the mover to show that it is a matter of recent occurrence.

Khawaja Mohammad Safdar : Yes, Sir.

Mr. Chairman : But, you can't say what has already been said in the motion.

Khawaja Mohammad Safdar : I can't add, Sir.

جناب والا ! اس موشن سے اتنا تو ظاہر ہے کہ ایک اخبار میں ایک خبر چھپی۔

جناب چیئرمین : پہلے پتہ دیں کہ کون سا فیصلہ ہے یہ انڈیا کا ہوگا۔ پھر یہ صفحہ کون سا ہے۔

خواجہ محمد صفدر : تین چار روز ہوئے پہلے بھی میں نے اس کا حوالہ دیا تھا۔

Decision No. 16, page 9, Decisions of the Chair, 1921 to 1940.

Mr. Chairman : Page No. 9 ?

Khawaja Mohammad Safdar : Page No. 9, Decision No. 16.

صفحہ ۹ فیصلہ ۱۶ اگلے روز میں نے اس کا حوالہ دیا تھا۔

جناب چیئرمین : پھر پڑھ لیجیئے۔

خواجہ محمد صفدر : میں عرض کرتا ہوں جناب والا ! محترم محرک نے اس تحریک کے ساتھ وہ اخبار کا تراشا بھی شامل کر دیا ہے جس کی بناء پر انہوں نے تحریک پیش کی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جونہی ان کے علم میں آیا کہ فلاں جگہ کراچی ڈاک یارڈ میں ۴۸ ہزار ٹن غلہ سڑ رہا ہے تو انہوں نے سینٹ کے دفتر میں اپنی تحریک التواء پیش کر دی۔ اس سے زیادہ کسی ممبر سے توقع نہیں کی جا سکتی۔ اگرچہ محترم مولانا صاحب کراچی کے رہنے والے ہیں پھر بھی انہیں یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ ڈاکیارڈ پر کیا ہو رہا ہے جب تک اخبار میں کوئی ایسی خبر نہ آئے اس قسم کے مسائل پاکستان بھر میں ہو سکتے ہیں۔ محترم وزیر پارلیمانی امور و قانون کا دائرہ علم محدود ہے اور میرا بھی محدود ہے اس طرح جب اخبارات میں کوئی خبر ایسی ملتی ہے تو اس کی بناء پر ہم اپنی تحریک التواء یا اور موشن جو مناسب ہو پیش کرتے ہیں۔ اسی قسم کا ایک مسئلہ ۲۴ دسمبر ۱۹۲۲ء ہندوستان کی سنٹرل قانون ساز اسمبلی میں پیش ہوا اور وہ مسئلہ اس بناء پر باضابطہ قرار دیا گیا۔۔۔

Mr. Chairman : Is this another ruling ? Is this on page 9 or are you referring to a different one ?

Khamaja Mohammad Safdar : This is on page 9, Sir.

جناب صدر صاحب نے اس وقت چیئرمین "پریذیڈنٹ" کہلاتا تھا انہوں نے اس کو باضابطہ قرار دیا اس بناء پر کہ :

While admitting an adjournment motion sought to be moved by a Member on the 14th September, 1922, the Chair defined the scope of the word 'recent' in rule 12 (ii) of the Indian Legislative Rules, as follows :

> "I do not wish to give a hard and fast interpretation of the word 'recent' in the rule but the intention of the rule is that as soon as a matter of this kind is brought to the notice of the honourable Member and he wishes discussion thereon, he should at the first available opportunity bring it before the Assembly".

جناب والا ! اگر یہ اخبار جس تاریخ کا ہے اس کے دو تین دن یا دس دن بعد یہ موشن پیش کیا گیا ہوتا تو وہ فرسٹ ایویل ایبل آپرچونیٹی نہ ہوتی - جونہی انہوں نے اخبار میں پڑھا چند گھنٹوں کے اندر اندر اسی روز حسب ضابطہ انہوں نے اپنی تحریک التواء اس ایوان کی دفتر میں پیش کر دی تو جناب والا ! لفظ ریسینٹ سے مراد یہ ہے کہ جونہی ہمیں پتہ چلے اخبار سے یا کوئی ٹیلیگرام آئے یا بذریعہ خط انفارمیشن ملے یا کوئی ذمہ دار آدمی زبانی انفارمیشن دے تو وہ میرے لئے ریسینٹ ہوگی اگرچہ وہ کئی روز پرانا واقعہ کیوں نہ ہو - میرے لئے تو جب یہ اطلاع مجھے پہنچے گی ریسینٹ ہوگی تو جناب والا ! جہاں تک ریسینٹ کا تعلق ہے تو محترم ملک صاحب کا یہ اعتراض تحریک التواء پر وارد نہیں ہوتا ، اگر محترم وزیر قانون کو اور کوئی اعتراض ہو - تو ان کو بھی دیکھا جا سکتا ہے اور وہ ان کا دوسرا اعتراض آپ نے چونکہ درخور اعتناء نہیں سمجھا اس لئے میں اس کا ذکر نہیں کرتا تو جہاں تک لفظ ریسینٹ کے مفہوم کا تعلق ہے میں نے اس کے متعلق عرض کر دیا ہے اس کے ساتھ میں اپنی گزارشات ختم کرتا ہوں -

Mr. Chairman : One thing that is not clear from this ruling is whether the facts alleged in the adjournment motion under discussion were admitted or substantiated ? The mere reporting is not by itself quite sufficient to hold it admissible.

خواجہ محمد صفدر : یہ تو صرف لفظ ریسینٹ کا مفہوم عرض کیا گیا ہے - باقی یس کر دیں تو یہ اور بات ہوگی -

Mr. Chairman : If something appears in the newspapers then that itself does not form the basis of adojurnment motion unless it is a fact. I quite agree with you. I approciate your point. According to this Indian ruling recent is defined as at the time when the member concerned gets the information from the paper. It is all right. But the question is whether in that case the Minister concerned has admitted the facts as reported in the paper.

Khawaja Mohammad Safdar : That is another ground.

وہ گراؤنڈ بالکل مختلف ہوگی ۔

The facts are denied.

وہ گراؤنڈ یہ ہوگی ۔

یہ گراؤنڈ ریسنٹ کی وجہ سے نہیں ہوگی، ۔

Mr. Chairman : Because in this connection while defining the word recent one is constrained to find out

(*Interruptions*)

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! آپ اجازت دیں تو میں اصل ڈیبیٹ سے نکلوا کر لاتا ہوں ۔

The President has very carefully defined. He has not laid any hard and fast definition for it.

Malik Mohammad Akhtar : Sir, this ruling is not applicable. Firstly, I would say that I have taken three objections, and I would say that it is not of recent occurrence, and then negligence on the part of the Government is also denied. Now, I have the fourth objection, which my learned Senator and my dear friend has mentioned, we have not constructed some sort of shelter or godwon or whatever he means. Now, Sir, since it is a legal point, I would like your honour to look into rule 71 (c) and as rightly pointed out by you, 'it shall be restricted to a matter of recent occurrence'. Is this a recent occurrence that some 20 or 40 or 50 thousand wheat is there ? Is that an occurrence which is recent. They have not followed me. Unfortunately, the rulings quoted have been for the sake of quoting only. I should say is it a recent occurrence that 50,000 tons of wheat is over there. All right, if as they allege it is recent then where is the proof ? I deny the facts. The question is old. It should be recent coupled with occurrence. It may be recent to him because it come to his notice on such and such date and time. But I do not accept that. I do not support the ruling of Hon'ble Khawaja Sahib. But what about the occurrence, the occurrence itself did occur much earlier. In that case even if it occurs 15 days earlier if any ship arrived. In this case it arrived three or four weeks earlier then the occurrence starts from that period and it should have been moved on the opening day. Then he is complaining about the non-availability of sheds. That means he should have moved this motion the day he became a Senator. Even then the sheds were not there. So, Sir, it is a frivolous sort of adjournment

[Malik Mohammad Akhtar]

motion. The facts are denied. The recent occurrence is denied. There no negligence on the part of the Government. The Government is at it. I a sure him there is no negligence on the part of the Government. Wheat is being removed and by this time it may have been removed to a very considerable extent. It was not 48,000 when this motion was moved. It was only 10 to 15 thousand left and all efforts are being made to remove it.

جناب چیئرمین : انہوں نے آپ کو اشورنس دی ہے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : حکومت کی اشورنس وغیرہ تو چلتی رہتی ہے اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے - گیہوں ضائع ہوتا رہتا ہے عوام تکلیفوں سے مرتے رہتے ہیں وہ دوسری بات ہے مسئلہ صرف یہ ہے کہ - - -

جناب چیئرمین : مولانا صاحب انہوں نے ڈینائی کیا ہے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : وہ ڈینائی کی بات بعد میں طے ہوگی ڈینائی تو ان کو کرنا ہے - آپ یہ طے فرمائیے کہ ایڈجرمنٹ موشن ایڈمیسبل ہے یا نہیں ہے - اب وہ حقائق سے انکار تو کریں گے - دوسری بات میں آپ کی توجہ ان کی حقائق سے انکار کرنے کی طرف مبذول کراتا ہوں - آپ کی خدمت میں اخبار موجود ہے اس کو ملاحظہ فرما لیجیئے اس اخبار میں جناب ! یہ بیان ہے کہ اڑتالیس ہزار ٹن گندم ضائع ہوئی ہے وہاں - اس کے ساتھ ساتھ شیخ رشید صاحب کا بیان ہے جس میں انہوں نے حقائق سے انکار نہیں کیا ہے - اب یہ بڑی عجیب بات ہوگی - مدعی سست گواہ چست والی بات ہوئی - شیخ صاحب مان رہے ہیں ، حقائق سے انکار نہیں کر رہے ہیں اور یہ انکار کر رہے ہیں - شیخ رشید صاحب کی اسٹیٹمنٹ اخبار میں موجود ہے پڑھ لیں -

جناب چیئرمین : میں نے پڑھ لیا ہے - اس کا کوئی تعلق نہیں ہے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : اس میں انہوں نے فرمایا ہے گندم وغیرہ جو ہے اس کے متعلق منسٹر صاحب کا فرمان ہے اس کو ملاحظہ فرما لیجیئے -

جناب چیئرمین : بغیر پڑھنے کے میں نے سمجھ لیا ہے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : آپ نے غور فرما لیا ہے تو ٹھیک ہے -

جناب چیئرمین : سڑنے کی بابت تو انہوں نے کچھ نہیں کہا -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : انہوں نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ شیڈ وغیرہ کی کمی ہے اس وجہ سے پوری گیہوں رکھی نہیں جا سکتی اور بارشوں کی وجہ سے ضائع ہوئی ہے اور سڑی ہے -

خواجہ محمد صفدر : حضور والا ! اڑتالیس ہزار ٹن گندم کی قیمت زرمبادلہ میں آٹھ کروڑ بیس لاکھ روپے بنتی ہے - جناب ! اتنی رقم ضائع ہو رہی ہے - پھر یہ کہتے ہیں - - -

جناب چیئرمین : پھر مجھے بار بار کہا جاتا ہے کہ آدھ گھنٹہ گزر گیا ہم تو بہت دور چلے گئے - مولانا صاحب میں آپ کی خدمت میں یہ بات عرض کر دوں کہ اگر آپ کے علم میں یہ بات ذاتی طور پر ہوتی اور آپ کہتے کہ مجھے ذاتی علم ہے اس لئے میں یہ تحریک التواء پیش کر رہا ہوں تو پھر مجھے سوچنا ہوگا کہ میں آپ کی بات مان لوں یا ملک صاحب کی بات مان لوں آپ کے ذاتی علم میں تو اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور نہ آپ کو کوئی ذاتی علم ہے کہ یہ معاملہ ہوا ہے کہ نہیں ہوا آپ حریت پر انحصار کرتے ہیں اور وہ بھی اسٹاف رپورٹر نے لکھا ہے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : اسٹاف رپورٹر نے لکھا ہے اور فوٹو بھی شائع کیا ہے -

جناب چیئرمین : پتہ نہیں فوٹو اس گندم کا ہے یا کسی اور گندم کا ہے - یہ بعد میں دیکھا جائے گا ایک طرف اسٹاف رپورٹر ہے دوسری طرف ملک اختر ہیں - a responsible minister -

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! ہماری ذات پر گزری ہوئی باتیں بھی یہاں پر تسلیم نہیں کی جاتیں - مولانا صاحب کو گرفتار کرکے ریسٹ ہاؤس میں لے گئے اور اگلے دن میں نے اخبار میں پڑھا ہے کہ وزیر صاحب نے کہا ہے کہ ایسی کوئی بات ہوئی نہیں -

Mr. Chairman : That is distinguishable.

وہ تو مولانا صاحب کو ذاتی تجربہ ہوا ہے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : ذاتی تجربہ بھی ہوا اور ہزاروں آدمی اس کے گواہ ہیں کہ پشاور ائرپورٹ پر روکا گیا -

جناب چیئرمین : وہ اور بات ہے - میں اس کی اجازت نہیں دیتا - اس کو موضوع بحث نہ بنائیے میں صرف یہ کہہ رہا تھا کہ آپ کے ذاتی علم میں نہیں ہے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : میں ڈینائل کی مثال دے رہا تھا -

جناب چیئرمین : اس بات کا موازنہ کیا جائے گا آپ کی بات مان لوں یا ملک صاحب کی بات مان لوں اگر آپ کے ذاتی علم میں ہوتا لیکن یہ اسٹاف رپورٹر ہے پتہ

[Mr. Chairman]

نہیں کہاں ہے - اس نے لکھا ہے - ملک صاحب انکار کر رہے ہیں اب میں اس کی بات کیسے مان لوں ؟

No. I don't allow.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جناب والا ! یہاں تو سینیٹروں کی بات نہیں مانی جاتی وہ تو پھر بڑا غریب اسٹاف رپورٹر ہے -

Mr. Chairman : Apart from giving any ruling on the term 'recent', I rule it out of order because it is denied clearly, emphatically and forcefully by the hon'ble Minister.

Yes, Rana Mohammad Hanif.

ANNUAL REPORTS OF THE HOUSE BUILDING FINANCE CORPORATION FOR THE YEARS 1971-72 1972-73 AND 1973-74

Rana Mohammad Hanif Khan : Sir, I beg to lay before the Senate Annual Reports of the House Building Finance Corporation for the years 1971-72, 1972-73 and 1973-74, as required under section 35 (3) of the House Building Finance Corporation Act, 1952 (XVIII of 1952).

Mr. Chairman : Yes, the relevant report is already on the Table of the House.

Now, the report of the Standing Committee. Mr. Nargis Zaman Khan.

STANDING COMMITTEE REPORT *Re* : EMPLOYEES' OLD-AGE BENEFITS BILL, 1976

Mr. Nargis Zaman Khan Kiani : Sir, I beg to present the report of the Standing Committee on the Bill to repeal and re-enact the law relating to old-age Benefits for the persons employed in industrial, commercial and other organisations (The Employees' Old-age Benefits Bill, 1976).

Mr. Chairman : The report has been present. Next.

STANDING COMMITTEE REPORT *Re* : THE LABOUR LAWS (AMENDMENT) BILL, 1976

Mr. Nargis Zaman Khan Kiani : Sir, I beg to present the report of the Standing Committee on the Bill further to amend certain laws relating to industrial relations and welfare of workers (The Labour Laws (Amendment) Bill, 1976).

Mr. Chairman : Yes, the report has been laid on the Table of the House.

ADDRESS FROM THE CHAIR *Re* : SARCASTIC PRESS COMMENTS ON MR. CHAIRMAN'S POLITICAL CAREER BY NAWA-I-WAQT

Mr. Chairman : Hon'ble gentlemen, you will excuse me for detaining you for some more time. From my point of view, the matter on which I want to address you this morning is very important, although it is very regretable too. It is a matter which concerns not only myself in my individual capacity but in my capacity as the Chairman of the Senate and does concern you all, the House as a whole. The matter had arisen out of a discussion over certain adjournment motion moved by Maulana Shah Ahmad Noorani in this House, a couple of days ago. I wish I had ignored this matter, and had not taken notice of it, but there are certain considerations which weighed with me and constrained me to bring this matter, which I take very serious notice of, to your notice too. You will recall that a few days back an adjournment motion had been moved by Hon'ble Senator Maulana Shah Ahmad Noorani, and discussion was going over it. During the course of discussion certain remarks were made by Maulana Sahib, very innocent remarks, and I made my own observations in that connection, when suddenly Mohammad Haneef Ramay, Senator, who is not present today, got up and made certain remarks. I don't remember exactly the remarks he had made but I remember the gist of what he had said on that occasion. While addressing me he remarked that I should conduct myself in a way that both the Houses should retain their confidence in me. I should command the confidence of both sides of the House. Well, I didn't take any objection to that but in reply, if you remember, my observation was, again I don't remember what I said exactly on that occasion, but I said something to this effect, "Thank you, Mr. Ramay, for your this unsolicited advice, but I will inform you that I had been presiding over the deliberations of the Assembly before you were even born", and I actually told him that I had been elected unoppored Deputy Speaker of the NWFP Provincial Legislative Council, "before you were born, and I had the privilege of presiding over several sittings"—these were my remarks. Well, I again say and repeat it with full sense of responsibility that there was nothing serious either in remarks made by Maulana Shah Ahmad Noorani or by the observations which the Hon'ble Senator Mohammad Haneef made on that occasion. The thing had come, had been discussed and went away, without leaving any bitterness behind. This is my feeling, my view of the matter. The matter ended there, the chapter ended there, but unfortunately a certain columnist or column-writer of a local paper had the audacity to go to the length of giving this impression to the public that what I said was not true, that I had made an incorrect statement here before this House to the effect that I had been elected Deputy Speaker of an Assembly long before he was born. Now, probably you know me since about three years, if not since long, and some of the gentleman sitting over here on the front benches, they know me since about ten, twelve and fifteen years. Well, I am not addicted to telling lies in public matters, much less as a Chairman of an august House like this Senate, and particularly in public when the press is there, the Reporters are there, the distinguished visitors are there in the gallaries, all the officials concerned with a matter under discussion on that particular day were here, how can I dare make a false, incorrect statement ? So, that column-writer has given this impression to the world that I have made a false statement, incorrect statement. Now I leave it to you and to

[Mr. Chairman]

the public and to the world to judge between me and that column-writer.

Now, this was published in Sar-e-Rahe column of Nawa-i-Waqat of 2nd March. I will just read out. This is about half a column and it will take about two to three minutes. He said this in Sar-e-Rahe of 2nd March. Please listen and listen very attentively. I don't care for myself a bit, I am quite capable of defending myself but when an aspersion is cast on me as a Presiding Officer of this august House, as your companion, as your friend, as your comrade, as your Chairman, in relation to a matter which you have discussed, then it becomes serious. He starts like this :

''سینٹ کے چیئرمین سینٹیر حبیب اللہ خان سیاسی میدان کے پرانے کھلاڑی اور کھاگ ہیں ۔ لیکن حنیف رامے کے اس ریمارک پر کہ آپ کی کرسی بھی نشانہ نہ بنے کہ اچھے اعتماد کے ساتھ کام کریں ۔ چیئرمین نے یہ کہا اور یہ کہہ کر حساب کتاب کی ایک الجھن پیدا کر دی ہے ،، ۔

Then he quoted my words :

''آپ کے بے طلب مشورے کا شکریہ،،

It is the translation of my words "unsolicited edvice thank you".

اس کا ترجمعہ ہے ۔ ''آپ کے بے طلب مشورے کا شکریہ ۔ لیکن جب آپ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اس وقت بھی میں ڈپٹی اسپیکر تھا اور اجلاس کی اکثر صدارت کیا کرتا تھا اس لئے میں اپنے فرائض سے بخوبی واقف ہوں ،،

This is exactly what I said. Probably my remarks were in English and not in Urdu but I have been correctly quoted. Then he goes on to comment, well there is a limit to everything even to 'Maskharapan'. A limit to everything.

''جہاں تک حافظے کا تعلق ہے،،

It is for you to judge whether 'Hafiza' is there or 'Hafiza' is not there.

''جہاں تک ہمارا حافظہ کام کرتا ہے سنہ ۱۹۶۲ سے پہلے جناب حبیب اللہ قومی سیاست میں نہیں آئے اور اس بات کو زیادہ سے زیادہ چودہ برس گزرتے ہیں ،،۔

Now, he counts my public life from 1962, after my retirement from the High Court, but he did not know that I had only a returned to public life. As a matter of fact, I had been in public life long before that and for longer period than twelve years.

''اور اس بات کو زیادہ سے زیادہ چودہ برس گزرتے ہیں اور ہمارے علم اور قیاس کے مطابق،،

Judge the words 'Ilm' and 'Qiyas'.

''اور ہمارے علم اور قیاس کے مطابق حنیف رامے اس وقت یا تو چالیس کے
پیٹے میں ہیں یا اس پیٹے سے نکل چکے ہوں گے،،

In other words his age is of about 40, 41 or 42.

''اس لئے ان کے پیدا ہونے سے پہلے حبیب اللہ خان صاحب کی ڈپٹی اسپیکری
سمجھ میں آنے والی بات نہیں ہے البتہ اگر وہ یہ کہتے کہ تمہارے سیاست میں آنے
سے پہلے بھی میں ڈپٹی اسپیکر تھا،،

which means that it has taken only a couple of years for Haneef Ramay to come in public life probably five years, ten years or something like that he has come in public life.

وہ کہتے ہیں ''ہاں البتہ اگر وہ کہتے کہ تمہارے سیاست میں آنے سے پہلے میں ڈپٹی
اسپیکر تھا تو بات جچ جاتی،،

Now, the sting is there in the verses which he has given. You mark the sting of scorpian.

نیش عقرب نہ ازپے کین است
مقتضائے طبیعتش این است

Scorpian stings the man not because he has an enmity with him, and surely I have no enmity with anybody or with him. Even if I am presiding here as the Chairman of the Senate, I have no enmity with him, and I am sure that no person has got any personal enmity with me. But it is the nature of some people to do like that—to sting a man. Now, you see the sting in this verse :

''اہل معنی کو ہے لازم سخن آرائی بھی''

as if I had only done it by way of 'Sukhun Arai'. The insinuation is that I had said all these words only by way of 'Sukhun Arai'. The insinuation, the suggestion is that I had said this thing that I had been Deputy Speaker long before he was born only by way of 'Sukhun Arai'.

''اہل معنی کو ہے لازم سخن آرائی بھی
بزم میں اہل نظر بھی ہیں تماشائی بھی''

Now, this is what he has said.

Gentlemen, well, I cannot explain this matter to you unless I go into a short and brief history of my public life, which is known to everybody. It is not a matter of oral assertion, it is a matter of record, public record. My public life, let the whole world, particularly that columnist, that column-writer know—I do not know the age of that column-writer, I do not know what his age is but I want to let the whole world know, and I am talking from record that my public life started as early as 1920, when

[Mr. Chairman]

in company of Khan Abdul Qaiyum Khan, the present Interior Minister I appeared in public life. We were students in Islamia College Peshawar; he was in third year, I was in the first year, and in connection with the Khilafat Movement on the call of Late Maulana Mohammad Ali and Maulana Shaukat Ali, who the two brothers, andwho had been spearheading the Khilafat Movement, on their call in 1920-21, I jumped into public life. I started agitation in company of Mr. Abdul Qaiyum Khan, the Interior Minister, and many others who are not here unfortunately but they are alive. We worked day and night in Peshawar City, in Cantonment, in Islamia College. There was no University at that time. In Islamia College Peshawar we were both students, although he was two years ahead of me, and we brought about a strike of the whole College and the College remained closed for several months. I went home because the College was closed, and then when the College was opened after a couple of months, I rejoined it. Well, to take part in Khilafat Movement in 1920, whether it is a public life or private life, it is for you to judge. I leave that alone. When I took my LL.B. degree from Aligarh University in 1926, I joined politics. In 1928 there was a Simon Commission appointed by the British Government to go into the question whether the Frontier province should be given reforms, in other words should there be a legislative Assembly or Council established in the Frontier Province, because there was no Assembly till that time in that Province. I started agitation against the Simon Commission in 1928 and 1929. As a result of that, I was arrested in early 1930—long long before Mohammad Haneef Ramay was born. I am talking of 1930. I was arrested, I was convicted, I was sentenced to three years' imprisonment by a person no less than Late Mirza Sikandar, who was Deputy Commissioner at that time in Bannu.

As a result of Gandhi-Ervin Accord, as you know all, which was attended by Quaid-i-Azam, Baba-i-Millat, Maulana Mohammad Ali, Gandhi, Sahibzada Abdul Qaiyum Sawati and so many dignitaries, eminent people and personalities in 1931, as a result of that Accord in the First Round Table Conference, we were released.

And then, I represented the Frontier Province in the All India Congress Session held at Karachi in March, 1931. At that time Maulana Mohammad Ali and Shaukat Ali were also in the Congress, and I was in the Congress on their call, at their behest. I was their follower. They were in the Congress, I was also in the Congress. My late class fellow and colleague Abdur Rab Nishtar was also there. Two years before that, when the All India Congress Session was held at Ravi River side in 1929, I represented Frontier Province in that session also. It is a public record. I represented Frontier Province along with three or four other gentleman including Late Abdur Rab Nishter in 1929 All India Congress Session of which the President was Jawahir Lal Nehru. This is how it started. As a result of all these things we started civil disobedience movement. I was arrested in 1930 and convicted and then released. This, hon'ble gentlemen, is a public record, and everybody can find facts.

In early 1932, I contested elections to the Legislative Council. At that time it was called Legislative Council in which there were 40 members 12 were nominated by the British Government, while 28 were elected. I

was elected from Bannu district—duly elected, duly elected on independent ticket, not on Congress ticket. On independent ticket, I was duly elected to the Provincial Council. At that time it was called Council not Assembly, because a portion of it was being nominated, and my comrades were people like Justice Malik Khuda Bakhsh, who had remained High Court Judge later on. He was also convicted to three years' imprisonment before that in Khilafat Movement. He was the Leader and I was the Deputy Leader in Opposition to the British Cabinet. I am talking of 1932, 1933, 1934, 1935 and 1937. I was a duly elected member of the Legislative Council corresponding to the Legislative Assembly of North West Frontier Province from Bannu district, and I was Deputy Leader of the Opposition. The Leader was Malik Khuda Bakhsh and the Opposition included Abdul Qaiyum Khan Swati and some other gentlemen probably whom you do hot know. You see, I remained member of the Legislative Council for five years—from early 1932 right uptil the end of 1937. Then when the Congress accepted offices—in the whole of Indian subcontinent Congress accepted the offices and they worked for a certain time——it was discovered that it was, as a matter of fact, not a national organisation but a communal organisation, working in the garb of a national organisation, and they had Misled the musalmans, there came the parting of ways. Their anti—Muslim attitude was discovered very soon after they accepted offices and started running the Government. I left the Congress for good and joined 'Khaksar' Organisation under the leadership of Late Allama Inayatullah Mashriqi, who had been my teacher and Vice-Principal in Peshawar College. I had association with him. I had been his student. I joined his Organisation, because he came all the way from Lahore to Bannu—to my house. He stayed with me for about a week and had a public meeting. He convinced me that Congress was an anti-muslim organisation and Khaksar was the only organisation which could do something for the Musalmans of the country.

I joined 'Khaksar' Organisation, not only joined but I was the first man to lead a 'jatha', a batch from the Frontier Province to Lucknow, where on the question of Shia-Sunni 'tabara', there was some dispute between Musalmans. Maulana Abdul Kalam Azad was there. Walla Bhai Panth was the Chief Minister of UP at that time. He had imposed certain ban on 'Khaksar' Organisation, and I was asked by Allama Mashraqi to lead the first 'jatha' from Frontier Province. I, along with Ahmad Shah, Barrister, Mohammad Akram Jalis, Abdullah Jan, Advocate, and so many other gentlemen, came to Lahore and persuaded Allama Mashraqi to accompany us in the first 'jatha'. Allam Mashraqi, myself and six others, we eight persons, went to Lucknow to violate the ban imposed by the Government of Walla Bahi Panth, the Congress Government. At that time, Rafi Ahmad Qidwai was officiating, because Walla Bhai Panth was indisposed. He was lying in Naini Tal and Rafi Ahmad Qidwai was acting as Chief Minister. We were arrested. We were arrested, convicted and imprisoned only to three or four months. This was in 1939. Mind that in 1939 we were in imprisonment. After three months we were released and we again started 'Khaksar' Movement, 'Khaksar' Parade—'Masnui Jang', and all these things, in Aminud Daulah Park in Lucknow. We started agitation and violated the ban imposed by the Government. We were again arrested, convicted and sentenced to one year rigorous imprisonment. Well, if somebody has got 'hafiza', thank God, I have got 'hafiza', this much I remember.

[Mr. Chairman]

Well, you will remember that towards the end of 1939, World War II started, and for certain reasons, I need not go into them, the Congress Ministry resigned. They went away. Then Dr. Ziauddin, who had been my Vice-Chancellor at Alligarh University, where I was educated, came to us and told the batch, "Well, gentlemen, you had been fighting the Congress; Congress is out of the Office; they have resigned; they have gone; there is no ban now; come out", and we came out. We came out towards the end of 1939.

Thereafter, Quaid-i-Azam visited the Frontier Province. Then, Khaliquz Zaman, Nawab Mamdot and other dignitaries and personalities of the Muslim League visited Peshawar. They constituted a Muslim League Election Board of which Nawab Mamdot was the President and I was the Secretary. Muslim League Election Board had to allot tickets for election to the Assembly. By that time, the Assembly had been expanded. There was no nomination any longer. Nomination had been done away with. There were now all elected members, and that is why this was called Provincial Assembly. Nawab Mamdot was the President of that Muslim League Election Board, I was Secretary and the Interior Minister, Khan Abdul Qaiyum Khan was also a member of that. We allotted tickets. I was also allotted a ticket, and I contested against a Congress candidate on Muslim League ticket. This was in January-February. 1946. I had contested against a Congress candidate, and late Husain Ahmed Madni had come to my constituency and he had been working against me. I succeeded in the election and I was again in the Opposition, Khan Abdul Qaiyum Khan was the Leader and I was the Deputy Leader. He was the Leader of the Opposition and I was the Deputy Leader of the Opposition. Dr. Khan Sahib, Oazi Attaullah and Abdul Ghaffar Khan's son-in-law Yahya Jan were Ministers. Well, there were four or five Ministers. Mehr Chand Khana was a Minister. We were in the Opposition. I am talking of 1946.

Then, we started agitation for the establishment of Pakistan because the Pakistan Resolution had been already adopted on the 23rd March, 1940. I joined the Muslim League immediately after the Pakistan Resolution was adopted in Lahore on the 23rd March, 1940. That is why I contested the election on Muslim League ticket, and I was elected. I was in the Opposition. Congress Ministry was there in the office. We started agitation against them, civil disobedience movement against the Congress Ministry in 1946-47, because the question of referendum was there. We wanted a referendum for the people to decide whether they wanted to join Pakistan or they wanted to join India or they wanted to do anything else. On this question we started civil disobedience movement and agitation. I was arrested and sentenced to one year rigorous imprisonment by the Congress Ministry of Dr. Khan Sahib, elder brother of Khan Abdul Ghaffar Khan and uncle of Wali Khan, and then after some time when it was decided that the referendum was to be held, we were let off. We were let off because we won the game, we won the battle. The referendum was there. It was overwhelmingly and unanimously decided by the people of Frontier Province that they wanted to join Pakistan. Then we were let off.

Now, gentlemen, towards the end of 1947, after the establishment of Pakistan, I was a Member of the Assembly. When Pakistan was establised, I was a member of the Assembly in the Opposition as Deputy Leader, and I had been elected Deputy Speaker in 1932. I am not going to enter into the other details of my public life——how I had been elected unopposed, as a member of the Municipal Committee unopposed, as a member of the District Board unopposed, as a Vice-Chairman of the District Board unopposed. I had also remained Chairman of the District Board, Vice-Chairman first and then Chairman, Municipal Commissioner, District Board Member. This I am talking of 1933, 1934, 1936, 1937 and right upto 1941-42. Always I had been during this period Member of the Municipal Committee and District Board.

Now, I am really sorry to detain you and to take you into these minor details. Probably, you will appreciate it that it is not by way of self-praise that I wanted the people to give publicity to my achievement, to my pubic life to my services to the country and to my sacrifices. That is not the idea. That is not the thing. Those who have got eyes, those who have got ears, they know, they have heard it, they have read it and they know me personally. I took up this matter because several of my friends even here, several of my friends had been writing to me, "Why are you silent ? Why are you quiet over this matter ? This column-writer had the audacity, the courage, to criticise your emphatic statement, to contradict it in this way, suggesting and giving an impression to the people that probably you have made a false statement". Everybody, who is somebody, every man who has got a grain of brain, every man who has got conscience, he knows who I am and what is my life. Something about my life everybody knows except this one solitary column-writer. He says that he had never heard of me.

Well :

گر نہ بیند بروز چشم شپرک
چشمہ آفتاب را چہ گناہ

If you have got no brain, if you have got no 'hafiza', if you are ignorant, if you betray such colossal ignorance that you don't know that I have been in public life before 1962, it is not my fault. You search the fault in your own person. Such a bat does not see in daytime. The bat cannot come out into the sunshine. It cannot see at daytime. But you cannot blame the sun for it. Something is wrong with the eyes of the bat——'chamgadar'. 'Chamgadar' cannot see in daytime, but you cannot blame the sun for it. The fault is with the eyes. If you do not know that I have no public life long before probably I do not know where you were. Ido not know, to be frank. These are the facts. Well, if he had said this much that it was only for the first time, and we never knew that this Chairman of the Senate had been in politics and in public life long before Haneef Ramay was born, we did not know that could have been gentlemanly but no, that is not the thing. A gentleman would have done like that, "Oh, now we know that he had been in public life long before Haneef Ramay, since about 30 or 40 years". because when I was elected in early 30s as a Deputy Speaker, it is more than 43 years. Then over and above that to suggest, to give this impression to the public.

اس سے پہلے تو اس کی پبلک لائف ہی نہیں ہے ۔

[Mr. Chairman]

It is a very serious matter. This is an aspersion, this is an insinuation, this is a reflection on me as Chairman of the Senate, because I did not say anything outside the House. I said that here while the discussion over the adjournment motion was going on.

Well, I have said all this with a heavey heart because it is question of the veracity of my assertions. It is not that he has ignored me, It doesn't matter. I do not want publicity on what I have been doing for the country and the nation. I do not want it. I don't need it. But to suggest and to give this impression deliberately in this 'Sar-e-Rahe' column, which you know what it is meant for and when it is used, is serious. This column is used for particular purpose, on particular occasions and against a particular class of people. And then to comment on me in 'Sar-e-Rahe' column in this way, suggesting to the people that what I had said was not true or it was a lie or misstatement of facts, is a very serious thing.

Hon'ble Senators, I leave it to you, to the public and to the world. I do not want to be vindictive. It is not my intention to take any action against the gentleman concerned. Not at all. I make it clear once more that it is not my intention to confront this gentleman or to pick up a quarrel with him, or to harm or to injure his feelings even. I want to defend myself. I have every right to defend my person, to defend my honour and to defend my character, and to protect this august House of which I am the custodian, custodian of their rights and their privileges. I am here not only to defend this Chair. to protect this Chair, but also to protect the honour and the rights and privileges of this august House. If certain person takes it into his mind to attack me and he creates this impression in the public that I have made a false statement in this august House while sitting in this Chair, well, gentlemen, I am not worthy this Chair. If I indulge in lies or misstatement, I am not worth of this Chair. And anybody who indulges in such irresponsible and such disgraceful writings is not worth the pencil which he wields.

So, gentlemen, I am really sorry to detain you for long, but at the end of what I have said, I only reaffirm and reiterate that what I have said and what I had stated on that day was cent per cent correct, and what I have said today in this House, is also cent per cent correct statement of facts and events. Nobody can challenge it.

I do not want to take any action against the column-writer. I do not wish to entertain any ill-will against him. My mind is quite clear. My conscience is quite clear. I have nothing in my mind for him. God forbid. I won't like even to touch his hair. I could do or I could not do, that is apart from that. I do not want to harm him. I do not want even to wish him ill. I have said all this only by way of clearing myself, and only to inform yourselves, if you are not already informed, that I am not used to making wrong statements, misstatements, particularly in this House from this Chair. That has never been done. That was not done on that occasion and 'Inshallah' this shall never be done.

I close this chapter once for all, but Just as I have said a moment earlier. I only wanted to clear myself and to set the record right, and

well, if he cares to get himself informed, it is for his information also and for the information of everybody, if they do not mislead, if they had been influenced to create the impression which they sought to create against me.

So, gentlemen, with these few words, and really with a heavy, heart I close this chapter. I do not want to proceed further. I do not want to say anything else. Now, I leave the matter entirely into the hands of this august House, the Members of this House, the Press and the public. They are quite competent. They are quite justified to judge between me and this column-writer.

Thank you very much.

Malik Mohammad Akhtar: Mr. Chairman, though you have closed the chapter yet we are very sorry for the insinuation and misreporting and aspertions caused on the Chairman of the Senate. I consider that in order to avoid such occurence in future, we demand, I consider that as far as we are concerned, we are unanimous about it, and I would ask my friends on my right also to support that the person involved or who has indulged in this column-writing must tender an unconditional apology and we hope that if he did not know earlier, he will come forward, and if he does not make an apology in reasonable time, we can proceed against him under the Rules of Procedure.

Mr. Chairman: Thank you very much, Malik Sahib. I do not stand in need of an apology. I have left the matter into the hands of this august House, the public and everybody. They should judge who is right and who is wrong and who has made a misstatement.

میں نے کہہ دیا ہے کہ معافی کی مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے - میں نے صرف اپنی صفائی پیش کی ہے کہ میں نے کوئی غلط بیانی نہیں کی تھی -

That is all. That is the short and long of the whole thing. The crux of the whole matter is this

وہ بتانا چاہتا تھا کہ میں نے غلط بیانی کی ہے میں نے یہ بتانا چاہا کہ میں نے کوئی غلط بیانی نہیں کی - ریکارڈ آپ کے پاس ہے دنیا کے پاس ہے - آپ جانتے ہیں آپ فیصلہ کیجئیے جو کچھ کرنا ہے -

Do you want to say something Mr. Ghilzai ? Yes.

جناب محمد ہاشم غلزائی (قائد اختلاف) : جو کچھ آپ نے فرمایا ہمیں اس کا ذاتی طور پر علم ہے - ہم بھی اس زمانے کے ہیں - جو کچھ آپ نے اس دن فرمایا اس کے بارے میں ہمارے دل میں کوئی شک و شبہ نہیں تھا میں آپ کے جذبات کی قدر کرتا ہوں کہ آپ نے کہا کہ میں اسے ختم کرنا چاہتا ہوں وہ کہتے ہیں کہ برائی کو نیکی سے فتح کیا جا سکتا ہے - یہ بڑا اچھا جذبہ ہے باقی ان کا خیال ہے میں نہیں چاہتا کہ اس پر کیس چلائیں -

جناب چیئرمین : نہیں ' نہیں اس میں تو کیس کا ذکر بھی نہیں ہے - میں تو یہ بھی نہیں چاہتا کہ وہ معافی مانگے میں تو یہ چاہتا ہوں کہ دنیا یہ مان لے کہ میں نے جو کچھ کہا ہے یا اس دن جو کچھ کہا تھا وہ غلط بیانی نہیں کی تھی -

جناب محمد ہاشم غلزائی : مجھے ذاتی طور پر علم ہے - میں بھی اسی زمانے میں رہا ہوں جو کچھ آپ نے فرمایا مجھے آپ کی پوری زندگی کا علم ہے - آپ جیل میں رہے تھے خاکسار بھی رہے تھے اور اس نے غلط بیانی سے کام لیا ہے ' اسے چاہیئے کہ وہ معذرت کرے اور اگر وہ نہیں کرتا تو جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ میں اسے کلوز کرنا چاہتا ہوں -

Closed once for all.

Mr. Chairman : Closed once for all. Thank you very much. Yes, Mr. Kamal Azfar.

Mr. Kamal Azfar : Mr. Chairman, I would say with respect that we have tremendously felt the words that you have spoken this morning. Sir, I belong to the generation which did not know that you had been to jail and that you had been in Khilafat Movement though, of course, we knew that you had been in the public life much before the Senator Haneef Ramay was born. Sir, the story of your life was not the story of your own life but the life of thousands of the youth at the time of the Khilafat Movement, who continued to sustain struggle for the progress of the Muslims for the making of Pakistan and we are truly proud of your contributions in this tremendous cause, and the very magnanimity that you have displayed today is also a sign of a true Muslaman and has also added to the respect that we already have for you. As regards the public life, I think, you have quoted some Persian verse :

گر نہ بیند بروز چشم شپرک
چشم آفتاب را چہ گناہ

So, these are the sentiments that I have to offer also.

Mr. Chairman : Thank you very much. So, I would again repeat that I still regard this gentleman, this column-writer, as my Muslim brother, I have no ill-will against him inspite of what he has said already against me. Absolutely no ill-will, rest assured that I have no ill-will against this gentleman who has written this thing. I only wanted to tell you that I never made a misstatement and that was the main pivotal and the central objective, the purpose, the intention. I never made a misstatement because it is borne out by records. Yes, Asifa Farooqi, do you want to say something ?

مس آصفہ فاروقی : جناب چیئرمین ! جیسا کہ ابھی آپ نے ارشاد فرمایا کہ آپ اس سے یہ نہیں چاہتے کہ وہ آپ سے معافی مانگے - یہ آپ کی واقعی بلند اخلاق کی ایک نشانی ہے - ہمیشہ جو بڑا درخت ہوتا ہے وہ جھک جایا کرتا ہے اور بڑے درخت سے ہی اور پھل والے درخت سے ہی دوسرے مستفید ہوتے ہیں - آپ کا اس کرسی پر موجود ہونا ، آپ کی محنت اور قابلیت کی نشانی ہے - جس خوش اسلوبی سے آپ اس ہاؤس کو کنٹرول کر رہے ہیں اور چلا رہے ہیں ' میں تو یہ عرض کروں گی کہ وہ قابل تعریف ہے اس اخبار کو یا تو تردید کرنی چاہیئے کہ اس نے جو اس روز کے شمارے میں لکھا تھا وہ غلط لکھا تھا- معافی ٹھیک ہے وہ نہ مانگے لیکن اگر وہ تردید کر دیتا ہے تو یہ معافی ہی ہو جائے گی - واقعی یہ ایک غلط چیز ہے کہ اس ہاؤس کے کسی ممبر کے متعلق خاص طور پر چیئرمین کے عہدے پر جو شخص فائز ہو ان کے متعلق ایک غلط رپورٹ دینا ایک چھوٹے شخص کو جو کہ تجربہ عمر اور ہر چیز میں آپ سے کم تر ہو اس کے لئے واقعی یہ ایک بہت غلط بات ہے - اس کے ساتھ ہی جناب والا ! میں آپ سے اجازت چاہوں گی -

Mr. Chairman : Thank you very much. Yes, Mr. Tahir Mohammad Khan.

جناب طاہر محمد خان (ڈپٹی چیئرمین) : جناب والا ! میں جانتا ہوں کہ واقعی ہم نے بہت وقت لے لیا ہے - اس وقت مجھے صرف چند جملے عرض کرنا تھے کہ ہم سب جو کہ اس معزز ایوان کے رائٹس اور پریویلیج کے کسٹوڈین ہیں اور آپ اس ہاؤس کی قیادت فرما رہے ہیں تو مجھے کم از کم ذاتی طور پر افسوس ہے کہ یہ اسٹیٹمنٹ میری نظر سے کیوں نہیں گزری ہے - اگر گزرتی تو شاید ہم آپ کو یہ موقع نہ دیتے کہ آپ اس بلند مقام سے اس بات کی تردید کریں بلکہ ہم بھی اس کے ممبر کی حیثیت سے اس ایشو پر اس ہاؤس کی پوزیشن واضح کرتے - ہم آپ کو ایک بار پھر مبارک باد پیش کرتے ہیں کہ آپ نے جس بردباری سے کام لیا ہے وہ اس ہاؤس کی بلندی اور اس ہاؤس کے چیئرمین کی بلندی کی دلیل ہے -

Mr. Qamaruz Zaman Shah : Sir, I would like just to add one word to it. Mr. Chairman, every one has talked about your magnanimity and your goodness in dealing with this particular situation, but I think that the columnist has not only injured your feelings but he has injured the feelings of other hon'ble Members of this House. Mr. Chairman, if you don't want to take any action, I think, I as a Member of this House, submit that we should not close this chapter till we see the reaction, because it is really injuring the feelings of every Member of this House and insulting this august House and also violating the privilege of this House. Sir, I know you have been very kind and very magnanimous in dealing with this, and now I think the matter is with the House. So, I would request you on behalf of this House that we should take decision after we have seen the reaction.

Mr. Chairman : Thank you very much gentlemen. Do you also like to say anything Mr. Nargis Zaman Khan Kiani?

جناب نرگس زمان خان کیانی : جناب چیئرمین ! میں آپ کی اجازت سے اس سلسلے میں چند ایک گذارشات عرض کرنی چاہتا ہوں - پنجابی میں کہتے ہیں ”میں تن برتی سناواں پا جگ برتی،، جہاں تک آپ کا ارشاد ہے آپ نے اس معزز پارلیمنٹ میں جو خطاب کیا وہ تن برتی خطاب تھا جو کہ حقیقت پر مبنی تھا - میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ آپ خاکسار تحریک میں آئے - آپ اور علامہ عنائت اللہ مشرق اور تیسرے ساتھی جن کا کہ نام مجھے یاد نہیں ہے - آپ گرفتار ہوئے - ایک ساتھی نے معافی مانگ لی لیکن آپ نے معافی نہیں مانگی اور پوری سزا کاٹی - جہاں تک آپ کی اس بردباری کا تعلق ہے کہ آپ نے بار بار ارشاد فرمایا کہ میں متعلقہ کالم نویس یا رپورٹر کے خلاف کوئی بھی ایکشن نہیں لینا چاہتا تو یہ آپ کی بردباری اور مہربانی ہے لیکن جہاں تک متعلقہ اخبار کے رپورٹر یا کالم نویس کا تعلق ہے اس پر بھی یہ بات واجب آتی ہے کہ اگر اس نے ' جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا اور جو کہ حقیقت پر مبنی تھا کہ اس نے سراسر زیادتی کی تو ٹھیک ہے اس کے خلاف کوئی ایکشن نہ ہو لیکن غلطی کرنے کے بعد اگر کوئی شخص اپنی غلطی کی تلافی معافی کی شکل میں کر لے تو یہ بہت بہادری ہے - یہ بھی بہت بڑا کارنامہ ہوتا ہے - لہذا میں آپ کی وساطت سے یہ گزارش کروں گا کہ متعلقہ آدمی آپ سے ' پارلیمنٹ سے تحریری طور پر معافی مانگے تاکہ ہم یہ بات سمجھ سکیں کہ وہ بھی ایک قابل قدر آدمی ہے اس کے ساتھ میں اجازت چاہتا ہوں -

(At this stage Mr. Afzal Khan Khoso stood up)

Mr. Chairman : I am sorry. But I can't be blunt to you though you have resumed your seat but be brief in expressing yourself.

Mr. Afzal Khan Khose : Sir, the sentiments expressed by both sides of the House are very clear. All I want to submit, Sir, is that this matter is now before the House as honourable Senator Qamaruz Zaman Shah has stated. I feel that this column-writer is responsible for improper behaviour, and I think your magnanimity is all right, Sir, but the question of honour of the House is also concerned. So, I personally feel that closing the chapter as it is, as you have stated is not sufficient. There should be something more concrete so that these occurrences do not recur in future not only with you, Sir, we have all the confidence in you but, Sir, with other members as the honour of the whole House is also in question. So, I would request that some concrete steps should be taken so that these things do not happen in future. Thank you.

Mr. Sher Mohammad Khan : For a minute, Sir.

Mr. Chairman : Let Sher Mohammad Khan be the last speaker.

جناب شیر محمد خان : جناب والا ! جیسا کہ آپ نے خود فرمایا کہ صرف ریکارڈ کو درست کرنے کے لئے آپ نے اس ہاؤس میں اس کالم نویس کا ذکر فرمایا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک میں صحافت کے ساتھ تعلق رکھنے والے چند مختلف قسم کے کالم نویس ہوتے ہیں اور صحافت بعض لوگوں کی ہوتی ہے خدمت کی بنیاد پر بعض لوگوں کی ہوتی ہے تجارت کی بنیاد پر اور بعض لوگوں کی صحافت ۔ ۔ ۔

Malik Mohammad Akhtar : Point of order, Sir. I regret to intervene, the honourable Member should confine to one man. We do not want a duel between various newspaper men.

جناب چیئرمین : اس میں تو صحافت اور صحافی کا کوئی دخل بھی نہیں تھا ۔ یہ تو صرف ایک کالم نویس کی بات ہے ۔ آپ صرف ایک کالم نویس تک اپنی گفتگو کو محدود رکھیں ۔

جناب شیر محمد خان : میں اسی بات تک اپنے آپ کو محدود رکھتا ہوں تو میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ صرف آپ کی ذات یا آپ کے وقار کو مجروح کرنے کی بات نہیں ہے ۔ بحیثیت چیئرمین سینٹ آپ کی شان میں جو اس نے غلط بیانی کی ہے اور آپ نے اس بات کو سینٹ کے حوالے کیا ہے کہ کیا کچھ فیصلہ کرنا ہے ' تو میں اپنے محترم سید قمرالزمان شاہ کی اس تجویز کی حمایت کرتا ہوں کہ ہم دیکھیں کہ ان کی طرف سے کیا رد عمل ہے ۔

Mr. Chairman : Thank you very much. I would like to remove all misgivings about what my intention was in the matter by giving you all this unpleasant narrative of the events of my public life. Once more I must make it clear that so far as I am concerned, I have forgiven the gentleman. Let there be no misgiving about it. Secondly, I do not want to take any action against him to vindicate my honour. Thirdly, I do not even wish him ill. Fourthly, I have addressed the House in the matter only with a view to informing them that I did not make any misstatement and then at the end I told that I leave the matter into your hand not with a view to take any action against the gentleman concerned, but with a view to deciding for yourself, to judge for yourself whether I made a misstatement, a wrong statement, incorrect statement, untrue statement or he was in the wrong. Intentionally or inadvertently, deliberately or unconsciously he said something which created this impression that I had made a misstatement. I wanted this matter to be left to you, to the House, to the Members and to everybody to judge who had made a misstatement of facts or events. I did not want you to consider the matter

[Mr. Chairman]

as to whether you want to take any action against him or not. No, absolutely not. I would not like any action to be taken against him. So far as the House is concerned, let it be left to the good sense of the gentleman concerned as to what his reaction is. So far as I am concerned, I have forgiven him, I have closed the chapter. As far as the House is concerned, if you feel hurt and injured, let us wait for the reaction from the other side, but so far as I am concerned, the matter is closed once for all. Thank you very much.

The House stands adjourned to meet again on 16th March at 10.00 a.m.

[The Senate then adjourned till ten of the Clock in the morning on Tuesday, March 16, 1976.]